دیباچہ دیوان ممتاز

وھو ھذا

غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمے بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزی برحمت	کند در حق این مسکین دعائے

سپاس و نیایش اوس خالق الاصباح کو زیبا ہے کہ جسنے سپید صبح و سیاہی شب کو جوبن بخشا - سبحان اللہ وہ خلاق بر حق و صناع مطلق کہ جسنے سقف قصر فلک کو مصداق - وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ قنادیل ماہ و انجم سے نور دیا - تعالی اللہ بزم عالم کو شمع جمال حسینان شوخ و شنگ سے منور کیا - الحق اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اوسکی شان ہے اور وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اوسیکو شایان ہے - بلبل کو نواسنجی - گل کو رنگینی - قمری کو طوق عاشقی - سرو کو روش آزادی - پروانہ کو سوز - شمع کو گداز - آئینہ کو حیرانی - طوطی کو خوش بیانی - طاوس کو رقص مستانہ - کبک کو رفتار معشوقانہ - موسیقار کو نغمہ پردازی - سخن ور کو جادو طرازی - عطا فرما کر بہ شکل مختلفہ و وضع جدا گانہ ہر ایک کو خصال گوناگون و طبایع بوقلمون سے آرائش دی اور گلشن عالم کو گلہاے مصنوعہ و نوباوہ ہاے مطرہ سے پیرایش دی - حق تو یہہ ہے کہ کارخانہ الٰہی گوناگون ہے - اس جگہہ تخیل و اندیشہ بیکار و زبون ہے - اور بیشمار درود و صلوۃ نامحدود روح پر فتوح سید ابرار پر کہ جنکا عالم تمثال میں آجتک کوئی ہوا نہ ہے اور نہ آپ سا کوئی محبوب یزدانی ہوا ہے اول ما خلق اللہ نوری - توصیف اونکی ہے - قاب قوسین او ادنی - ادنی شان اونکی ہے حقیقت یہہ ہے کہ جسکا عاشق و مداح خدا ہو اوسکی مدح زبان بشر سے کیا ہو -

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صلوٰۃ لاتعداد ولاتحصیٰ وسلام بحد وبی انتہا آل اطہار واصحاب کبار پر نازل ہو- بعد حمد وصلوٰۃ سید انبیاء ومدح آل عبا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے یہہ کمترین نیاز آگین حافظ محمد ممتاز الدین خلف معلی القاب حضرت پیر حاجی محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست ٹونک متوطن رہتک وہم ضلع رہتک خدمت مین ناظرین با تمکین وشائقین خوش آئین کے عرض پرداز ہے کہ والد ماجد خاکسار بعہدہ میر منشی ریاست - از عہد دولت جناب فیضمآب نواب غفران مآب حضور وزیر الدولہ بہادر مرحوم ومغفور نور اللہ قبرہ وبرہانہ تا اینندم کہ ۱۳۱۳ ہجری ہے بظل عاطفت وعہد فرمان روائی رئیس عالیشان امیر ہنرور - مخزن سخا - معدن عطا - ستودہ خصال - نیک فرجام - بلند اقبال نام - کیوان جاہ - انجم سپاہ - فریدون داد گستر - معدلت کیش - نصفت اندیش - سلیمان رفعت - آسمان وقار - سرکار والا اقتدار - امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر صولت جنگ دام اللہ اقبالہم واجلالہم ونوالہم والی دار الریاست محمد آباد عرف ٹونک عرصہ چہل وپنج سال سے ہین - اور اسیطرح اخ معظم حضرت قبلہ مکرم جناب حافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص کہ بکمال عروج ورسوخ پایہ اعزاز پر ہین - غرض کہ میرے اور عزیز وقریب بہی بقدر دوائی حاکم شریف نواز جد اجد اعہدون پر ماسور وممتاز ہین - آمدم بر سر مطلب - واضح راے ناظرین مہر آگین ہو کہ عالم ہوش سے میننے بظل حمایت حضرت قبلہ برحق والد ماجد دام اللہ ظلکم تعلیم پائی یعنے بعمر نہ سال قرآن شریف یاد کیا اوسکے بعد درس کتب درسی کا لیا - بعد فراغت کتب درسی فارسی وعربی کی علم انگریزی بہی حاصل کیا - پہر سلسلۂ ملازمت دربار حضور معدلت ظہور بقدم الوصف مین منسلک ہوا - تدریجا پیشگاہ حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہم سے بلاحظہ میری کارگذاریون کے عہدہ نیابت منشی خاص عطا ہوا - علاوہ خدمات پیشی نواب صاحب بہادر ممدوح المدیح دیگر خدمات بہی مثل اہلکاری مرافعہ وغیرہم تفویض ہوئین اونکو حسن کارگذاری انجام کو پہونچایا [illegible] کی نامدار حاصل کی - مخفی نرہے کہ مین اکثر اوقات کتب نظم وغیرہ دیکہا کرتا تہا چونکہ [illegible] مجکو خود شوق ہے - بعونہ اللہ عزوجل - کثرت مزاولت ومداومت کتب سے اشعار حمدیہ ونعتیہ کہنے لگا - وبہ فرمایش بعض احباب مشاعرون مین بہی شریک جلسہ ہوا - اس اثنا مین سینے کا رضرورت [illegible] کو رخصت حاصل کی بروقت واپسی وہان کے یہہ خیال ہوا کہ توجب بسر راہ [illegible] کی بہی ضرور کرنا چاہیے - وہان سے سیر کرتا ہوا بمبئی وکلکتہ وغیرہ پہونچا [illegible]

یہان واپس آیا اور مطبع سے ایک گلدستہ اشعار موسوم بہ گلدستہ نوبہار بحکم بندگان عالی حضور نعود دام اقبالہم جاری کیا۔ گلدستہ مذکور تا ۸ ماہ جاری رہا۔ بعدازان بوجہ کم ہمتی اہل مذاق بند کیا گیا۔
اس عرصہ مین بشمار غزلیات مجتمع ہوگئیں احباب مصر ہوے کہ اگر یہ غزلین طبع ہوجاوین تو بیشک عمر قلیل کی یادگاری کو کافی ہونگی۔ مینے بھی بخیال بہبودی طریق و خواہش احباب بہتر سمجھا کہ یہ محنت رائگان نجاے۔ اون غزلیات کو بطور دیوان ترتیب دیکر چھپوانا شروع کیا۔ اب شاعران عالی ہمت سے امید کرتا ہون کہ جو اس رطب و یابس کو ملاحظہ فراوین۔ بمصداق اَلاِنسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیَان۔ اگر کسی جا غلطی رہگئی ہو تو براہ عنایت دہن نطق پر مہر سکوت لگائین۔ اور حرف ناسزا زبان پر نہ لائین۔

شعر

بپوشش گر خطائی رسی و طعنہ مزن

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

تمام شد دیباچہ دیوان موصوف

عمبر و کرمہ

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ این دیوان فیض نشان منبع فصاحت و بلاغت المسمے بہ
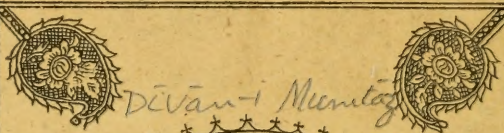
دیوان ممتاز یعنی
چمنستان بہار

نتیجۂ خیال شاعر بے مثال جلوہ دار بزم رضا و [illegible] ریاست محمد آباد عرف ٹونک

بہ حسن اہتمام محمد غالب علیخان مہتمم و عرق ریزی کارگذاران مطبع

در مطبع محمدی ٹونک مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھا مضمون عنوان مین جو منی حمد سبحان کا
ہوا رشکِ ضیائے مہر مطلع میری دیوان کا

لکھا ہی وصف جو اسمین رخِ محبوبِ یزدان کا
بنا ہے برق کوہِ طور مطلع میری دیوان کا

ہوئی ہین جسکے نورِ پاک سی دونون جہان روشن
پڑی پرتو دلِ تیرہ پہ اوس مہر درخشان کا

ہی جنکے نامِ نامی مین اثر مہر سلیمان کا
میرا مقبول دیوان ہو طفیلِ مقبلِ داور

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ چارون صحابی ہین
بتایا ہے جنھون نے راستہ لاکھون کو ایمان کا

درود اونپر تصدق دل پڑہون کیونکر نہ مین ہردم
کہ اونکی دوستی باعث ہے مجکو عزت و شان کا

اماموںکی تصدق مین سخن مشہور ہو میرا
سبب سی جنکی چرچا ہے ہر ایک جا دینِ و ایمان کا

برائے قطب و غوث و اولیا جبتک رہون زندہ
نہون یارب کبہی پیرو ہوائے نفسِ شیطان کا

بوقتِ نزع بہی نکلے زبان سی کلمۂ طیب
نہو ممتاز یارب قبر مین محتاج برہان کا

محو دل سے یکقلم داغِ الم ہوجاے گا
جبکہ اوس بے مہر کا مجھپر کرم ہوجائیگا

عشق جب تیری کمر کا ای صنم ہوجائیگا
کاروانِ صبر راہیِ عدم ہوجاے گا

وعدۂ وصلت پہ تیری آسرے کیونکر اعتبار
یہہ تو مانا اے صنم قول و قسم ہوجائیگا

مانعِ گریہ عبث ہوتا ہے تو ای ناصحا
اضطرابِ دل میرا کچھہ اس سے کم ہوجائیگا

آگ مین ڈالیگا خط کو پہاڑ کر وہ شعلہ رو
اوسمین گر حالِ دلِ سوزان رقم ہوجائیگا

وصلِ بت ہوگا میسر ہے اگر منظورِ حق
عیش کا سامان یکدم مین بہم ہوجائیگا

سرد آہین ای دلِ سوزان نہ بہر وقت تو
غیر بدظن پر عیان تیرا بہرم ہوجائیگا

داغِ دل ہوجائینگے سر سبز میری سر بسر
گر ترا احسان ای ابرِ کرم ہوجائیگا

داغ ہای عشق کہا خاطر پہ ای ممتاز تو
یکقلم دل غیرتِ باغِ ارم ہوجاے گا

وہ بتِ نامہربان مجھپر جفا کیونکر ہوا
بعدِ الفت بانیِ جور و جفا کیونکر ہوا

دل کی بیتابی کا سنکر حال یون بولا وہ بت
پہر تو فرماؤ ذرا پہر جدا کیونکر ہوا

دلمین اوس آئینہ رو کی مجھسے اول تہا غبار
اب مین حیران ہون کہ وہ مجھسے صفا کیونکر ہوا

رہروِ ملکِ عدم کا کھوج ایدل کچھہ نہ پوچھہ
چشمِ عبرت کہول تو گم نقشِ پا کیونکر ہوا

موردِ الطاف تہا پہلے تو یہہ قلبِ حزین
مستحقِ جور اب اے بیوفا کیونکر ہوا

مار کر قاتل نے مجھکو ناوکِ انداز سے
پہر تجاہل سے کہا یہہ کیا ہوا کیونکر ہوا

زندہ ہوتی ہوتی یا رب رہگیا مین کس لیے
آتے آتے پھر گیا وہ کیا ہوا کیونکر ہوا

بیوفائی کا گلہ جب یار سے مینے کیا
ہنسکے بولا کہئیے تو مین بیوفا کیونکر ہوا

زلفِ خوبان سے بہت بچتا تہا مین تو پہلے ہی
کیا ہوئی آفت گرفتارِ بلا کیونکر ہوا

جو کہا اوس نے برتِ کعبہ وہ مینے کیا
بے سبب پہر وہ صنم مجھپر خفا کیونکر ہوا

قصرِ جم کہتے تہے جسکو دیکہہ تو ممتاز اب
ہوگے ویران مسکن دیو و بلا کیونکر ہوا

الفت کا داغ غیر نے کہایا تو کیا ہوا
از راہِ مکر صدمہ اوٹھایا تو کیا ہوا

تن اپنا رشک سرو چراغاں بنا تمام
اوس شعلہ رو نے ہم کو جلایا تو کیا ہوا

مین گرد راہ بنگیا اے بانیِ ستم
اپنی نظر سے تو نے گرایا تو کیا ہوا

تا زیست مجھکو پوچھا نہ اوس شوخ نے کبھی
بعدِ فنا لحد پہ جو آیا تو کیا ہوا

حرفِ وفا وہ لاتے ہین ہر دم زبان پر
گرچہ عدو نے اون کو پڑھایا تو کیا ہوا

پابند ہم تو مہر و وفا کے رہے صنم
دشمن کو بزم مین جو بلایا تو کیا ہوا

کچھہ بھی اثر ہوا نہ بتِ سنگدل تجھے
دردِ جگر کا قصہ سنایا تو کیا ہوا

صد حیف نالہ اس کا نہ اوس شوخ نے سنا
گو شور و غل بھی دل نے مچایا تو کیا ہوا

ممتاز خوش ہوا تیرے آنے سے اے صنم
اعدا کو اپنے ساتھہ جو لایا تو کیا ہوا

غیر کا ہاتھہ جو گردن مین حمایل ہوگا
جان من سینے مین بیتاب میرا دل ہوگا

سب غلط اون کی ہتیلی مین نہین تل ہوگا
وہ کسی سوختہ جان کا بجھا دل ہوگا

صورتِ شمس و قمر ہوگا منور دم مین
دل اگر شیفتۂ زہرہ شمایل ہوگا

تیغِ ابرو کا ترے مانیگی لوہا ہندی
اصفہانی بھی ہر ایک دیکھہ کی قایل ہوگا

گل مین جب تک تیری رخ کی سی رہیگی رنگت
یوہین گرد اس کے صدا شور عنادل ہوگا

بے طرح یون جو ستائیگا تو ہر دم مجھکو
کون شیدا تیرا پھر حور شمایل ہوگا

وہان جانے کے لیے سارا جہان تا ہے
عرصۂ حشر اگر کوچۂ قاتل ہوگا

رشتۂ الفت عشاق اگر توڑے گا
سب کے زنار گلے مین یہہ حمایل ہوگا

بخت ممتاز ہے یا ورنہ دعا مین ہے اثر
مدعا کہیے تو کس طور سے حاصل ہوگا

میر اگل رو جو کبھی سوے گلستان آتا
ہو کے قربان وہین بلبلِ بستان آتا

رقص میں دیتا جو پشواز کو گردش وہ حسین — چاک دامن میرا بس تا بگریبان آتا
سیر گلشن کو اگر جاتا وہ بلقیس منش — پیشوائی کے لیے مرغ سلیمان آتا
کشتۂ تیغ تغافل وہین زندہ ہوتے — وہ مسیحا جو سوے گنج شہیدان آتا
دانہ خال نہ ہوتا جو نمایان مجھکو — دام مین تیرے نہ مین گیسوی پیچان آتا
گاہ آنکھون سے لگاتا کبھی سر پر رکھتا — پاس میرے جو نوشتہ حسن کا فرمان آتا

کیسی ہی قید ہو ممتاز نکل آتا ہے
دام الفت سے نکل کر نہین انسان آتا

جمال یار جو مد نظر تھا — تو برق طور ہر دیوار و در تھا
خیال یار دل مین جلوہ گر تھا — ہر ایک داغ جگر مثل قمر تھا
چکھا سا شمشیر ابرو کا تیری پہل — نہال عشق کا یہہ ہی ثمر تھا
مفر ز وحشت دل بڑھ گئی ہے — نہ اس سی پیشتر یہہ شور و شر تھا
ریاض عشق کی جس نے کی سیر — وہ گویا نخل خشک و بے ثمر تھا
تصور آیا جب اوس مہروش کا — سویدا دل کا ہم رنگ سحر تھا
لبھا لیا دل نہ اوس بت کا ذرا بھی — الٰہی آہ مین کیسا اثر تھا
خدا نے خود بلایا ہو کے مشتاق — عجائب رتبۂ خیر البشر تھا

اوسی کیون دیدیا دل تمنے ممتاز
جفا مین وہ ستمگر مشتہر تھا

کبھی خلوت مین بلوایا تو ہوتا — رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا
بلایا غیر کو تمنے بمنت — ہمین بھی یاد فرمایا تو ہوتا
فراق دلربا مین غیر تو نے — کبھی خون جگر کھایا تو ہوتا
رقیب روسیہ کی مجھ سی تعریف — ذرا اے یار شرمایا تو ہوتا

اوڑا لے کو خدنگ ناز سے دل — پری پیکر کبھی آیا تو ہوتا
میری صحبت سے گر نفرت ہی تجھکو — تو دل مین شکل یاد آیا تو ہوتا
اگر مانع نزاکت ہے ستم گر — کبھی رؤیا ہی مین آیا تو ہوتا
دگرگون حال ہے ناصح یہان تک — خبر اوس شوخ کی لایا تو ہوتا

وہ آتا راہ پر ممتاز بیشک
کسی نے اوس کو سمجھایا تو ہوتا

شہرۂ مرگ جب ہوا ہوگا — حال تم نے میرا سنا ہوگا
کوفت اور سرد مہریان اسپر — درد دل کیون نہ پھر سوا ہوگا
وہی دریاے عشق پیرے گا — بحر غم سے جو آشنا ہوگا
یونہین اشکون کی گر رہی بارش — ایک دن زخم دل ہرا ہوگا
اوس پری وش کے دام گیسو کا — پیچ ہر ایک پر بلا ہوگا
اپنے عاشق کو گالیان دینا — جان جان شیوۂ وفا ہوگا
تیرے ہاتون سے اے دل نادان — جان جائیگی اور کیا ہوگا
پیچ مین لائیگی دل عاشق — تجھہ سے یہہ کاکل دوتا ہوگا

چشم فتان کے وصف سے ممتاز
فتنہ ہر ایک لو بپا ہوگا

فرقت قاتل مین یہہ عالم رہا — خانۂ دل مین بپا ماتم رہا
برق سان تڑپا دل بیتاب ہجر — تار اشکون کا میرے جب تھم رہا
ہجر مین روتے ہین سر کو پیٹ کر — اب نہین باقی کوئی ماتم رہا
صورت گل آستین کیون تر نہ ہو — اشک خونین اسپہ گر کر جم رہا
کب رہا ممتاز یہہ ایک حال پر — کار عالم کا سدا برہم رہا

عالم ہو گیا بیان میری چشم پر آب کا / ہر تار جیب بنگیا دامن سحاب کا

حسن رخ حبیب ہے ہر سمت جلوہ گر / چارون طرف ہے نور عیان آفتاب کا

کشتی چرخ بہتی پھرے گی حباب وار / طوفان اگر اوٹھا میری چشم پر آب کا

ابرو نے اونکی مجھکو کیا ہے شہید ناز / پانی برای غسل ہو تیغ پر آب کا

سختی دھر اور بڑھاتی ہے حرص کو / ہر وقت ہے کشادہ دہن آسیاب کا

کشتہ ہون ہجر حسن تیری نازکی کا مین / لازم ہے گور پر مری گنبد حباب کا

موسی کیطرح طالب دیدار ہین بہت / رخسے کہین اوٹھاؤ بھی گوشہ نقاب کا

گنجینہ مین عاشق غم دوست کو تیرے / ہے شکل حور خلد فرشتہ عذاب کا

رحمت سے ہو گیا سر ممتاز سرفراز / چتر شہی سے کم نہین دامن سحاب کا

میرے طائر دل کو کیا ہو گیا / جو پابند زلف دوتا ہو گیا

خفا کیا ہوئی مجھسے ای میریجان / عبث کس لیے تو خفا ہو گیا

وفا کی رکھین کس سے امید ہم / دل اپنا ہی جب بیوفا ہو گیا

تیرا جوڑا بالون کا ہان ای صنم / میرے حق مین دام بلا ہو گیا

ہوا وصل نہ رو جو حاصل مجھے / تیرا اے فلک اس مین کیا ہو گیا

دل اے یار قابو مین میرے نہین / اسی عشق جب سے تیرا ہو گیا

پھرے پاس تب آیا نامہ تیرا / قرین جبکہ پیک صبا ہو گیا

لکھے جس نے اوصاف خیر الوریٰ / وہ مقبول رب العلا ہو گیا

ہے ممتاز بھی غیرت کوہ کن / کہ مشہور جا بجا ہو گیا

اوبت تیرے آگے نہ جما رنگ پری کا / جو پر ہے وہ شمع ہے چراغ سحری کا

فقرون مین اوڑا دیتا عشاق کو اپنے ۔۔۔ انداز نرالا ہے یہہ اوس رشک پری کا

تر آنکھین ہین لب خشک یہان آہ و بکا سی ۔۔۔ در پیش سفر رہتا ہے خشکی و تری کا

کچھہ شہر خموشان کا تم احوال نہ پوچھو ۔۔۔ رہتا ہے وہان دور سمے بیخبری کا

ہے رنگ دگرگون چمن دہر کا ممتاز
عالم ہے ہر ایک گل مین چراغ سحری کا

تو نے خط مین مجھے لکھا کیا کیا ۔۔۔ بد ظنون کو گمان ہوا کیا کیا

وہ جو گرم سخن ہوے تو غیر ۔۔۔ آتش رشک سے جلا کیا کیا

حضرت دل تمہارے نالون سے ۔۔۔ راز ہوگا نہ بر ملا کیا کیا

ایک دم مین گذر گئی شب وصل ۔۔۔ عرض کرتا مین مدعا کیا کیا

عشق مین تیرے اوس بت کافر ۔۔۔ بخدا رنج و غم سہا کیا کیا

جسکے زخمی کیا جو قاتل نے ۔۔۔ زخم تن کا مرے ہنسا کیا کیا

خط و گیسو کے عشق سے ممتاز
تیرے سر آئیگی بلا کیا کیا

مدار یاس ٹہیرا کام اپنا ۔۔۔ ہوا یہہ عشق مین انجام اپنا

دیے آغاز الفت مین دل و دین ۔۔۔ خدا جانے ہو کیا انجام اپنا

ہے پیش چشم وہ محراب ابرو ۔۔۔ نہین طوف حرم سے کام اپنا

فدا اوس غیرت لیلی پہ ہین ہم ۔۔۔ نہو کیون قیس مجنون نام اپنا

چھپے وہ گوشۂ خلوت مین ممتاز
ہوا جب عشق طشت از بام اپنا

تیری زلف دام بلا جانتا تھا ۔۔۔ نہ اولجھن مین دل کو پہنسا جانتا تھا

بتان نکو رو کو واللہ پہلے ۔۔۔ ق ۔۔۔ برا جانتا تھا برا جانتا تھا

محبت مین ہوتی ہین یہہ ذلتین
اوسیکے طرف تو بہی دل ہو گیا

مین کیا جانتا تہا مین کیا جانتا تہا
تجہی کو مین اہل وفا جانتا تہا

مکدر ہے ممتاز آئینہ رو
جسے سادہ دل تو صفا جانتا تہا

موزون نہ وصف قد بت دلبرا ہوا
بہہ اشک چشم سے میرے طوفان بپا ہوا
آئی بہار بلبل شیدا نہ رہے اوڑا
مرد کہ ہزارون جی اوٹہے زمین ہو لاک

اتنا ہی کام تجہسے نہ فکر رسا ہوا
پہرتا ہے چار سمت زمانہ بہا ہوا
ہر نخل صحن باغ ہے پہولا پہلا ہوا
وہ دو قدم چلے تہے کہ محشر بپا ہوا

دیوانہ وار بکتا ہے ممتاز محتسب
جن کوئی اسکے سر پہ ہی شاید چڑہا ہوا

دنیے غیرون نے داغ رنج کیا کیا
وہ گل آیا ہے گلشن مین پئے سیر
کبہی ہوتے ہین خوش وہ گاہی ناخوش
ہیرے اشعار مضمون جنس پاکر
او بہارون پر ہے اب سینہ کا جوبن
نہین بازی الفت سہل اے دل

بدولت تیرے پائی گنج کیا کیا
عنادل ہین مسرت سنج کیا کیا
جہان مین ہین خوشی اور رنج کیا کیا
ہوے محظوظ معنی سنج کیا کیا
ہین نخل حسن مین نارنج کیا کیا
پڑے گی کہیلنی شطرنج کیا کیا

شب وصلت نہ پوچہا اوسنے ممتاز
کہ فرقت مین اوٹہائی رنج کیا کیا

دل مین جب تک کہ میری عشق کا اک جوش رہا
چشم بدمست جو ساقیکی سبے مجہے یاد آئی
میان سے کہینچکر اوسنے جو رکہی گاندہی پر

در پئے قتل وہ سفاک جفا کوش رہا
بے خبر ہو گیا ایسا کہ نہ پہر ہوش رہا
آب شمشیر سمجہکر میرے تا دوش رہا

اوسنے دیکہا جو ہر ہو اپنا اوٹہا کر پردہ ۔۔۔ شکل ہو نہ سکے آپنا ذرا ہوش رہا

سنکے ہم ۔۔۔ کی آواز ہوا عشق ممتاز
نالۂ مرغ چمن سے نہ وہی ہوش رہا

پردۂ رخ کو سحاب مہ تابان سمجہا ۔۔۔ اور چہرہ کو تیرے مہر درخشان سمجہا
ٹکڑے ٹکڑے کئے مجنون نے جو اوسکی بیدے ۔۔۔ دامن دشت کو شاید وہ گریبان سمجہا
نامہ لایا جو وہ اے غیرت بلقیس تیرا ۔۔۔ مین کبوتر کو تیرے مرغ سلیمان سمجہا
عین وحشت مین تصور جو بندہا دامن کا ۔۔۔ دل مین اپنا یہہ سینہ صد چاک گریبان سمجہا

بے تکلف یہی ممتاز کی الآم فراق
راحت و رنج و مصیبت کو وہ یکسان سمجہا

بسکہ یہہ دل عاشق زلف پریشان ہو گیا ۔۔۔ مسکن اپنا اندنون کوہ و بیابان ہو گیا
ایک جن سر پر میری ہر وقت ہر آن ہے ۔۔۔ عشق زلف یار بہی صد آفت جان ہو گیا
تیغ ابرو کہنچ گئی اور پیش ہے تیر مژہ ۔۔۔ وہان ہمارے قتل کا پہر آج سامان ہو گیا
سوزش دل کا نہ پوچہو حال کچہہ اے ہمدمو ۔۔۔ پہک گیا سارا کلیجہ سینہ بریان ہو گیا

کیا سلیمان بن بہی اپنے وقت کا ممتاز تو
آج از خود وہ پریرو تیرے مہمان ہو گیا

جو بے وجہ وہ موہنہ بنانے لگا ۔۔۔ مین آئینہ اوس کو دکہانے لگا
نمک چہرہ کا زخمی اسے کر کے خوب ۔۔۔ رولا کے وہ دل کو ہنسانے لگا
وہ رشک مسیحا عجب ہوا ۔۔۔ مجہے درد فرقت ستانے لگا
کیا ہجر نے مجہکو یہان تک ضعیف ۔۔۔ کہ رنج و الم مجہکو کہانے لگا
سنان رشک کی کیون نہ دل مین چبہے ۔۔۔ وہ غیرون سے آنکہین لڑانے لگا
خفا جب ہوا مجہسے وہ سحر حسن ۔۔۔ مین رو رو کے دریا بہانے لگا

الغرض ممتاز عشق ہے شعلہ زن
عبث دل کو اپنے جلانے لگا

پایا پریون نے یہہ کہان پہونچا ۔ جیسا تیرا ہے جانِ جان پہونچا
میرے نالون سے سب فرشتون کا ۔ تا زمین شور الامان پہونچا
ہاتہہ آیا نہ میرے وای نصیب ۔ اوس پریوش کا دلستان پہونچا
دور ملک عدم نہین مجہہ سے ۔ آنکہہ جب بند کی وہان پہونچا
کیون کرون مین شکایت اغیار ۔ میرے دل سے مجہے زبان پہونچا
ہین چمن مین جو نالہ کش بلبل ۔ کوئی صیاد کیا وہان پہونچا

تم ہی ممتاز وہان یہ پہونچو گے
یہان سے جس جا یہ اک جہان پہونچا

خیال آیا شب فرقت جو ہمکو روی جانان کا ۔ نظر سے گر گیا یک لخت نقشہ ماہ تابان کا
کہلے جاتی ہین گل شادی سے بلبل چہچہاتی ہین ۔ کیا ہے عزم کس گلرو نے اے دل سیر بستان کا
جگر پہلے ہی گہایل ہو چکا تہا تیغ ابرو سے ۔ لگا پہر تیر دل مین دوسرا کافر کی مژگان کا
شب فرقت کے بیتابی جو نیند آتی نہین مجہکو ۔ تو دہراتا ہون قصہ اپنے دل مین روز ہجران کا

پہنسا ہے دل میرا ممتاز جب سے اسکی کاکل مین
نہ پوچہو حال ہے جس کشمکش مین اس پریشان کا

رخ و زلف مدِ نظر ہو چکا ۔ سر شام یا مین سحر ہو چکا
لگے رہتے ہین تیری پہلو سے غیر ۔ میرا بزم مین اب گذر ہو چکا
حدیثین سناؤ نہ اسے واعظو ۔ مئے عشق سے بیخبر ہو چکا
پڑے سوتے ہین کیا ہی اہل قبور ۔ مقام آگیا اب سفر ہو چکا
گرفتار کاکل ہے ممتاز تو ۔ یہہ اچہا تیرا درد سر ہو چکا

ستمگر کیا تیرے دل مین سمایا | جو تو نے اپنے عاشق کو ستایا
غزالین چشم کی دل مین رہے یاد | جدا آہو کو آ کہر سے نپایا
شب یلدا مین گویا چاند نکلا | جو تو نے زلف کو رخ سی اوٹہایا
صبا وا خاطر نازک ہو برہم | اسی سے تا لب نالہ نہ آیا
سونگہا کے نکہت زلف گل اندام | صبا نے غنچۂ دل کہلایا
نگاہون پر نہین چڑہتا گلستان | نظر مین اس قدر رو گل سمایا

زمانہ مورد عبرت ہے ممتاز
پرایا خویش ہے اور یہہ پرایا

ہم بغل وہ روٹہکر ماہ منور ہو گیا | پست ہو کر اوج پر طالع کا اختر ہو گیا
یاد دندان مین جو مین رویا تیری اے حسن | جو میرا آنسو گرا نایاب گوہر ہو گیا
گہر سے نکلا دہوپ مین جو وہ بت شکر قمر | مہر تابان خود برنگ چتر سر پر ہو گیا
مردی زن ہو گئے پازیب کی جہنکار سے | جلوۂ رخ آفتاب روز محشر ہو گیا

آئینہ بردار دلبر نے کیا ممتاز کو
خوبی قسمت سے وہ اپنی سکندر ہو گیا

دل کے جانے کا مجہے گو ایک غم پیدا ہوا | جان دیگر دوسرا اوس پر الم پیدا ہوا
سرکشی اب جل کے گلشن مین کرین ای تیکشو | کوہ کی جانب سی وہ ابر کرم پیدا ہوا
بندگان حق پہ کسنے کین جفائین اس قدر | تجہسا کوئی سنگدل کب ای صنم پیدا ہوا
استقدر وحشت مین گردانین رمیدن کی زمین | گر نشستن بہی کہا ہو نہ سکے تو رم پیدا ہوا

خواب مین ممتاز آیا وہ نظر بدر کمال
عشق اوس کا دل مین اپنی دمبدم پیدا ہوا

رخ پاک احمد دکہا دے خدایا | میری چشم دل مین ضیا دے خدایا

پڑے برق جان سوز الفت ...
مرے سر مین غم جلا دے خدایا

حیات النبی کی اسے ہو زیارت
دل مردہ میرا جلا دے خدایا

رہے الفت چشم میگون احمد
شراب صفا پلوا دے خدایا

ہو تفسیر بیخ تا قلب محزون کو ہر یے
کوئی نعت احمد سنا دے خدایا

مجھے عشق احمد کا یارب عطا کر
غم و رنج دل سے بھلا دے خدایا

کرون تا کہ طے منزل مدعا کو
رہ راست وہ تو بتا دے خدایا

لکھے شعر ممتاز نعت نبی مین
اوسے تو یہ فکر رسا دے خدایا

ٹپکا ہے دلکو الفت مژگان یار کا
اس لوز کو ہے شوق ہرن کی شکار کا

آب حیات سے بھی نہوگا وہ تر کبھی
تشنہ ہی جو گلو تیری خنجر کی دہار کا

الانتظار اشد من الموت ہے ...
ظالم ... ہے طول شب انتظار کا

اوس کے سمند حسن کی اللہ ری گرد ...
... مین ... سرمہ ہی ہے جسکے غبار کا

ممتاز چشم یار کا ہے دل ...
شاکی نہین ہے گردش لیل و نہار کا

دیتا ہے چمک کیا ہی سویدا میرے دل کا
کچھہ او بہتے داغون سی بہی نقشا میرے دل کا

کافور ہو جراح نرکہہ شک کا پھاہا
ہوگا کبھی نا سور نہ اچھا میرے دل کا

دم دیکے ہی پہر اوسپہ میر قتل کی بد
جان لیکے ہے پہر اوسپہ تقاضا میرے دل کا

رسوا کسی ہر جائیکی الفت نے کیا ہے
ہے کوچہ و بازار مین چرچا میرے دل کا

اے شوخ ستمگار رہ چشم سے آجا
کافی ہے میرے واسطے پروا میرے دل کا

ٹانکین گے اگر ٹوپی مین وہ لعل کی بدلے
چمکے گا سر عرش ستارا میرے دل کا

مرہنے دی اسے چھیڑ نہ اے چرخ ستمگر
اک ٹھیس سی پہوٹے گا پہپولا میرے دل کا

ممتاز جو یاد اس میں ہے اوس ماہ عرب کی
خالق بہی ہے مشتاق تماشاے ترے دل کا

گر یاد حق میں کوچ بدار البقا ہوا / سمجہوں گا میں بخیر میرا خاتما ہوا
جلوہ سے یار کی نہیں کوئی بچا ہوا / کعبہ ہوا کنشت ہوا میکدا ہوا
کی بت کدہ میں عمر بسر بیکسوں کی ساتہہ / توڑا ہے اپنی جان کو اب پارسا ہوا
پہوڑے نہ چند کی واسطے یہ گریبان تعجب / میں ہوں ازل سے آتش غم میں جلا ہوا
وجیب چپ کیا ہے شہر خموشان کی سرزمین / کوئی وہان سے پہر کے نہ آیا گیا ہوا
رویا جو اوسکے گوہر دندان کی یاد میں / ہر ایک اشک اپنا در بے بہا ہوا

ممتاز ایک روز تو کہیلے گا جان پر
رہتا ہے تیغ یار کا بیڑا کہلا ہوا

غیر کے ہاتہ سے اوس شوخ نے کہایا بیڑا / قتل کو میرے مگر ہے یہہ اوٹہایا بیڑا
نار سے رشک چمن سے لئے جو چبایا بیڑا / پہولا ہے یہہ شوق سے منہ میں نہ سمایا بیڑا
جمع ہوں گوہر و یاقوت زمرد سنیلم / ملیے مسی بہی لبوں پر جو چبایا بیڑا
خون کرنا ہو دل میں اپنا نہیں اس شوخ کا / کسنے بہیجا یہ کہا سنے تمہے آیا بیڑا

خون لاکہوں ہی کئے ممتاز ہوئی اکدم میں
ل کے لب پر جو مسی اوسنے چبایا بیڑا

جو چشم ستمگر پہ مائل ہوا / وہ شمشیر ابرو کا گہائل ہوا
ہر اک آہو سے وحشت ہو کر جبل / تیری شوخ چشمی کا قائل ہوا
پشیمان ہوا خود وہ سفاک ظالم / میرے قتل سے کچہہ نہ حاصل ہوا
لچکتے ہیں چلنے میں جسم صنم / تری نازکی کا میں قائل ہوا
سنا میں ہزاروں ہی ممتاز کو / جو اک بوسہ کا اون سے سائل ہوا

ہے تصور مجھکو چشم احمد مختار کا — میری حالت پر ہے عالم نرگس بیمار کا
روسیہ ہی کسطرح سے لکھہ سکے اپنا قلم — وصف محبوب خدا کی روی پر انوار کا
بعد مردن داخل خلد برین ہوگا ضرور — جو کہ شیدا ہے جناب سید ابرار کا
ہے شجاعت ختم ذات پاک پر لاریب فیہ — ہالوہا کا فرون نے آپ کی تلوار کا

خواہش آب بقا ممتاز کو مطلق نہین
وہ تو تشنہ ہے نبی کی شربت دیدار کا

حال دل کس سے کہون داور محشر اپنا — کوئی حامی نظر آتا ہے نہ یاور اپنا
تجھکو معلوم ہے جس چیز کی حاجت ہے مجھے — مدعا کیا کہون اسے خالق اکبر اپنا
حاجت خضر نہین جادہ یثرب مین مجھے — جذبہ شوق ہے اس راہ مین رہبر اپنا
تشنگی مہر قیامت کی تپش رکھتی ہے — کر کرم مجھپہ تو اسے ساقی کوثر اپنا

عرصہ حشر مین ممتاز وہ جب ہونگے شفیع
اونسی اعزاز سے پیش آئیگا داور اپنا

کشش دل مین نہ کچھہ اثر دیکھا — بزم مین یار نے ادہر دیکھا
تم نہ وعدہ پہ آئے رشک قمر — راستہ ہمنے رات بہر دیکھا
آگئی جب خزان تو گلشن مین — خشک و زرد ہر شجر دیکھا
تیغ قاتل کا پہل چکہا ہمنے — نخل الفت کا یہہ ثمر دیکھا
بیٹہا گوشہ مین کہینچکر چلے — جسنے وہ ناوک نظر دیکھا
جو خبردار ہوگیا تجھسے — اوسکو عالم سے بیخبر دیکھا

پای قاتل پہ عین مقتل مین
ہمنے ممتاز اپنا سر دیکھا

چشم جانان کا رخ اودہر نہ ہوا — دلنشین ناوک نظر نہ ہوا

بنا نہ دل ہوا نہ یہہ روشن — وہ میرے گھر مین جلوہ گر نہ ہوا
سجدا اپنی آہ و زاری سے کا — دل پہ اوس بت کی کچھ اثر نہ ہوا
بوسہ سینہ فن کا مل نہ سکا — نخل امید بارور نہ ہوا
ناخن فکر گھس گئے اپنے — وا اگر عقدۂ کمر نہ ہوا

راز ممتاز دل سے نہ فاش کیا
مین بگڑا اوس کا پردہ در نہ ہوا

مجھے تابکے وہ ستاتا رہیگا — سدا جور پر جور ڈھاتا رہیگا
چڑھا جاؤ رندو مئی ناب غٹ غٹ — یہ واعظ یونہین بڑبڑاتا رہیگا
یہ کب تک ترا تیر مژگان ستمگر — مجھے چھپکیون مین اوڑاتا رہیگا
عبث شوق ملنے کا اونسے ہے مجھکو — وہ جب آئینگے ہوش جاتا رہیگا

چلو سیر گلشن کو ممتاز تم تو
عقب سے وہ گلفام آتا رہیگا

ہرا کرتا ہے انکھونمین تصور کوی جانان کا — نگاہون پر نہین چڑھتا ہی نقشہ باغ رضوان کا
گیا کونین سی خواہان ہوا جو کوے جانان کا — نہ دنیا کا نہ وہ دین کا رہا یان کا وہ وہان کا
ہمین کس دشت وحشت ناک مین وحشت نے ڈالا ہے — نشان راہ گم ہی خضر سی بھی جن بیابان کا
معاذ اللہ اگر زلف سیہ کر دے مقابل ہو — تو پھر دونو جہان مین مونہہ ہو کالا شبستان کا
نسیم صبح جنت کو اوڑا لیجاے ایکدم مین — سبک تابوت یان تک ہے تیری بیمار ہجر انکا
شنیدہ کے بود مانند دیدہ یہہ مثل سچ ہے — او نہین دیکھا ہے او قصہ سنا ہی نگستان کا

گل رخسار کا ممتاز اون کی جو تصور ہے
ہماری چشم سی یارب کہ تختہ ہی گلستان کا

ردیف بای موحدہ

مرغ دل میرا ہے ہر دم ہم نوائے عندلیب | کون ہے مجھسا جہان مین آشنائی عندلیب
پہول گلشن مین یقین ہے گوش بر آواز ہون | چہچہا سنے اگر دل سی سنائے عندلیب
پہول پہولی ہین ہزارون ہین شگوفہ باغ باغ | داغ حسرت دل پہ اپنی کیون نہ کہائی عندلیب
برق چمکی ابر اوٹہا او گئی فصل خزان | موسم گل آگیا خوشیان منائے عندلیب
داستان میری وہ رشک گلستان سنتا نہین | کون ہے ہمدرد اپنا اب سوائے عندلیب
سبزہ خوابیدہ شکل خفتگان خاک ہے | ہین صدائے صور گویا نالہائے عندلیب

آہ بے تاثیر سی ممتاز کب چلتا ہی کام
رنگ تو گلشن مین کیا لائی گی ہائے عندلیب

رہتا ہے میرے دل سے خیال بتان قریب | کعبہ سے ہوگیا ہے یہ ہندوستان قریب
آئی بہار گل ہین شگفتہ چمن چمن | اے ہم صفیر آگیا وقت فغان قریب
یارون کا ایک فقرہ اگر چل گیا کبہی | پہر غیر کا نہ آئے گا اون کے گمان قریب
یہ کیا سبب کہ رہتے ہو ہمسے الگ الگ | دل سے تو ہو ہماری تم اے جان جان قریب
ایکدم مین خم کے خم مین چڑہا جاؤن ہیدرک | آنے دی مجہکو اپنے جو پیر مغان قریب
فقرہ عدو کا چال سی اوسکے عیان ہے | چل دیتا ہے وہ شوخ مین آیا جہان قریب

کہتے رہے وہ وصل مین ممتاز دور دور
نزدیک لب سی لب تہا زبانسے زبان قریب

اے دل وہ رشک حور جو یان میہمان ہے اب | کاشانہ فقیر ہے رشک جنان ہی اب
جنت کی آرزو گئی مدت سی واعظو | ہان عزم ذل کا جانب کوئی بتان ہی اب
جسپہ کہ فخر ناز تہا اے جان جان تمہین | وہ حسن وہ شباب وہ جوبن کہان ہی اب
اٹو خدا کے واسطے چہوڑو رکاوٹین | اوکہڑی ہوئی ہے سانس زبان بند ہے یان اب
تو مہربان تہا تو میرے ہے سب تہی مہربان | تو ہے خفا تو دشمن جان اک جہان ہے اب

اتنا نہیں اندیشہ ہے او جلے وہ مہوش
ثابت ہوا کہ بر سر کین آسمان ہے اب

اللہ کا نام لیکے تو چلہ کوئی تو کھینچ ہاں
ممتاز گوشہ نشین وہ ابرو کمان ہے اب

ردیف باے فارسی

جام شراب وصل کبھی تو پلائین آپ
دل کی لگی ہوئی کو خدارا بجھائین آپ

مہندی کو ملکے خون کے دریا بہائین آپ
سرمہ لگا کے آنکھون مین جادو جگائین آپ

ہان روئے آتشین نہ دکھا کر چھپائین آپ
یون دل مین میرے آگ نہ پنہان لگائین آپ

ہر وقت کی یہ خوب نہین تنگی گریبان
ان سہر دھر لبون سے نہ مجھکو جلائین آپ

دو چلو خون غیر کا لیجئے پاس سے شراب کے
گر ایک جام ہاتھ سے ہنس کے پلائین آپ

پتلی کی شکل آنکھ مین آتی نہین اگر
امید کی طرح میرے دل مین سمائین آپ

ممتاز کی یہ جائے زمین کی شکیب و صبر
پہلو سے اوٹھے اوٹھ کے کہین جائین اب آپ

ردیف تاے فوقانی

جو آکے بیٹھے کوئی نہ لیتا نام محبت
سچ ہے کہ برا ہوتا ہے انجام محبت

دیکھا ہے مگر دانہ خال اسکے تہ زلف
ہے مرغ دل اپنا جو تہ دام محبت

کیون میرے آشیان آپ جفا پر ہین زبان
کیا سمجھ کے بنیاد اوٹھایا نام محبت

کہ تو نے خبر آکے نہ لی اے شہ مسیحا
فرقت مین تڑپتا رہا ناکام محبت

بھیجا ہے بلانے کو میری اوسنے یہ قاصد
پیغام اجل ہے کہ یہ پیغام محبت

کیا درہم داغ اپنے جگر پر ہین نمایان
سرکار جنون کا ہے یہ انعام محبت

پروا نہین ممتاز اوسی ساغر جم کی
جسنے کہ دل و جان سے پیا جام محبت

رہی اوسی شخص آئینہ یہ دل کی صورت
نہ تہا مشتعل شمع محفل کی صورت

چمن میں دکہایا ہے ہونہ اب خزان نے
نظر آئی کیونکر عنادل کی صورت

ٹہرا ہے تو خنجر کہ آنکہوں میں دم ہے
ذرا دیکہہ لون اور قاتل کی صورت

طپان ہے ادہر کوئی کوئی ادہر کو
بنی قتل گہہ تیری محفل کی صورت

ذرا سا نکل آئے منہہ تیرا قاتل
دم قتل دیکہے جو بسمل کی صورت

تیری زلف پیچان سے ترک ستمگر
عیان موبمو ہے سلاسل کی صورت

رہی ہائے ہی دل مین ممتاز حسرت
دم نزع دیکہی نہ قاتل کی صورت

نہین سنتا وہ بت ہماری بات
خاک پہر غیر پر ہو ہماری بات

پہر نہ بولین گے گر خموش رہا ہوئے
یاد رکہنا تو ہماری بات

سنکے معشوق ہو گئے عاشق
کیا ہی دلچسپ ہے تمہاری بات

ہو گئی صبح دل کی دل مین رہی
کہتے پائے نہ اوس سے ساری بات

وعدہ ممتاز وہ کرینگے وفا
ہمکو باور نہین تمہاری بات

ردیف ثائے مثلثہ

بلبل کو ہے قفس مین خیال چمن عبث
آوارہ جنون کو ہے یاد وطن عبث

تا دم کا کاروبار یہہ خواب و خیال ہے
یہان کی خوشی فضول ہے رنج و محن عبث

پہونچے گا تیرا نالہ نہ ہرگز بگوش گل
کہتا ہے کان کسلیے مرغ چمن عبث

ہم جلتے ہین کبہی تو انہون نے کے ہم مدرینغ
اب ہم کو بہولے بیٹہے ہین یاران انجمن عبث

بولا وہ شوخ چشم نہ سنئے حال دل
بے سود یہہ قلق ہے یہہ رنج و محن عبث

اچہا ہے سے حضرت زلف مشکبو
کرتے ہین نکتہ چینیان اہل سخن عبث

ممتاز طبع موزون ہی فضل الٰہی سے
لکھہ و قلم اوٹھا کی ہے فکر سخن عبث

اون دانتوں سے ہے نسبت دُرِّ عدن عبث
اوس لب سی ہے مثال عقیق یمن عبث

مجھکو یقین وعدہ پہ تری ہو کس طرح
اقرار ہے ترا بت پیمان شکن عبث

اب اگئے ہے گلشن رخسار پر خزان
اترا رہا ہے حسن پہ رشک چمن عبث

کیون مجھسے اگ رکہتا ہی او چرخ کینہ جو
ظالم تو مجھکو دیتا ہے رنج و محن عبث

ممتاز کا دم انکھون مین آیا ہی ہجر سے
انکھہ اوس سے پہرتا ہی بت سیمتن عبث

ردیف جیم معجمہ

رخ کیا دل کیطرف چشم پریزادنے آج
قتل عاشق پہ کمر باندہی ہے جلاد نے آج

بیان سے جب یہ کہنچا روح میری تن سی کہنچی
دم لیا دم مین تری خنجر فولاد نے آج

کم ہنین تخت سلیمان سے نیسبا میرا
وعدۂ وصل کیا مجھسے پریزاد نے آج

روبرو میرے کیا غیر کا اظہار تپاک
ظلم ڈہایا یہہ نیا اوس ستم ایجاد نے آج

تیری تصویر کا خاکہ کہنچا خاک اوس سے
کلک کو ڈالدیا ہاتھہ سے بہزاد نے آج

دیکہا غصہ سے جدہر کٹ گئی لاکہون عاشق
تیغ کا کام کیا یار کی بیدادنی آج

آبرو چاہو جو ممتاز رہو صورت خال
خوب نکتہ یہہ بتایا مجھی اوستاد نے آج

میری گھر آیا ہے وہ دلدار آج
دور سارا ہوگیا آزار آج

کیون نہو دونے بھار حسن یار
ہی امنگو نپر گل رخسار آج

سیدہی سیدہی وہ سنا ئینگی ضرور
ٹیڑہی ہے کچھہ ابروئی خمدار آج

ہے تلون طبع جیسلہ جو وہ شوخ
کل تو تہا اقرار ہے انکار آج

نرگس شہلا نے بے خود کر دیا
ساقیا ہون اسلیے سرشار آج

لیگیا صبر و قرار و جان و دل
شاہد عاشق کش و عیار آج

خواب مین ممتاز دیکھا یار کو
بخت خفتہ ہوگیا بیدار آج

وہ یم حسن جو سدھارا آج
دل بہی کرنے لگا کنارا آج

فوج انداز و ناز قاتل سے
کشور دل لٹا ہمارا آج

اشک جاری ہین چشم پرنم سے
راز ہوتا ہے آشکارا آج

چلگیا غیر کل مگر نفترہ
مجہہ سے روٹہا ہے وہ پیارا آج

کٹ گئے دم مین سیکڑون عاشق
سیف تہا چشم کا اشارا آج

کچہہ تو فرماؤ خیر ہے صاحب
منہہ ہے اوترا ہوا تمہارا آج

بازی عشق یار مین ممتاز
نقد دل اپنا ہمنے ہارا آج

سمجہا ہی حسینو نمین نہین کوئی بشر آج
داغی ہے تیری روبرو یہ شمس و قمر آج

آئی ہی گر اوس گل رعنا کی گلی سے
دیتی ہے لپٹ اور ہی کچہہ باد سحر آج

لے جلد خبر جا کے تو ای رشک مسیحا
بیمار کا ہے حال تیرے نوع دگر آج

بت کس کے تصور نے بنایا ہی الٰہی
کیون اپنے سراپا کی نہین مجہکو خبر آج

باندہو نمین کسی طور اوسے رشتۂ جان سی
لکہون نئے پہلو سے مین مضمون کمر آج

عشق لب و دندان نے یہہ تاثیر دکہائی
انکہون سی برسنے لگی خود لعل و گہر آج

بیوجہ چمکتے نہین افلاک پہ انجم
پیہم مرے آنکہو نسی نکلتے ہین شرر آج

او بت تیرا جلوہ ہے یہ آنکہو نمین سمایا
مین آپ کو آتا نہین واللہ نظر آج

سنسان ہی کیون بزم سخن سب مین شبیہ کیا
کیا ہو گیا ممتاز کا دنیا سے سفر آج

ردیف حاے حطی

ہم عشق رخ سے کیون نہون حیران بیطرح
دل یاد زلف مین ہے پریشان بیطرح

یارب وصال ہو نہ میرا وصل یار مین
دل مین ابہی تو ہین میرے ارمان بیطرح

صبر و قرار جاتے رہے دل ہجر مین
ان روزون گہر یہ ہو گیا سنسان بیطرح

سودا ہوا ہے گردش داماں یار کا
ٹکڑے اوڑا رہا ہے گریبان بیطرح

ہٹتی نہین ہے زلف رخ یار سے کبہی
اس گنج کا ہے مار نگہبان بیطرح

پایا کسی بشر نہ خالی عناد سے
پیچہے پڑا ہے سب کے یہ شیطان بیطرح

ممتاز کی براے خدا آکے لی خبر
بیجان ہی تیرے ہجر مین ایجان بیطرح

ردیف خای معجمہ

ناز ہے شوخ اور ادا گستاخ
ہے سراپا وہ دلربا گستاخ

آنکہہ ڈالو نہ آرسی پہ صنم
تکتے ہی تم کو بیحیا گستاخ

مجہسے بولے سوال بوسہ پر
عرض کرتا ہے مدعا گستاخ

پہلی بانین نہ تہین یہ بے تہذیب
غیر نے تمکو کر دیا گستاخ

یار بہی اک ملا توای ممتاز
تند خو شوخ چلبلا گستاخ

ردیف دال مہملہ

نہین سنتا ستم ایجاد فریاد
مین چپ ہون کس سے اپنی داد فریاد

خموشی مین فوائد سیکڑون ہین
نہ کر تو ای دل ناشاد فریاد

غم دنیا سے دیوانہ بری ہے
نہین کرتا ہے یہ آزاد فریاد

قفس مین کیون نہ سر ٹکرای بلبل
کبہی سنتا نہین صیاد فریاد

کھلا ہو خوش سے انکے ہمکو ممتاز
کسی سے کرتے ہین زہاد فریاد

ردیف ذال معجمہ

حب کی عمال سے لکھو لیئے گو صد ہا تعویذ
کام آیا نہ میرے اک بھی گنڈا تعویذ

دوست کا دوست بھی کہتے ہین کہ یار ہوتا ہے
تو بھی پیارا ہے صنم اور تیرا پیارا تعویذ

کشتہ اوس سیم بدن کا ہون مہوس مین تج
رنگ بھی جسکا سنہرا ہے سنہرا تعویذ

سر پہ رکھون کبھی آنکھون سے لگاؤن اسکو
مجکو ملجاے اگر تیرے گلے کا تعویذ

مرض عشق کی ممتاز نہین کوئی دوا
رائگان فکر ہے بیکار ہے گنڈا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

صدمہ پہونچا دلپہ وہ دست حنائی دیکھکر
آنکھ کی پتلی کی گل پگڑی کلائی دیکھکر

قلقل مینا سے زندون مین اوڑینگے قہقہے
ناصح مشفق تمہاری پارسائی دیکھکر

حضرت یوسف غریق چاہ کنعان ہو گئے
ملک خوبی مین تیری فرمان روائی دیکھکر

صورت تصویر آئینہ ہوا حیران کمال
چہرۂ زیبا کا جانان کی صفائی دیکھکر

میلے ٹھیلے مین جو آنکلے تماشہ کے لیے
آنکھ خوش چشمون سے ہنسی بھی لڑائی دیکھکر

کشور دلمین ڈھنڈورا آہ نے پھیرا یہان
لشکر اندوہ و حسرت کی چڑھائی دیکھکر

سر کف جب عین مقتل مین گئے ممتاز ہم
دور سے اوس ترک نے چتون چڑہائی دیکھکر

کیون نہ تڑپے دل ناشاد یہ شادان ہو کر
گذری پہلو سے جو اوس ترک کا پیکان ہو کر

کیا مزا ہو کہ بت شوخ کے منہ سے یارب
دم تقریر نکلجاے نہین ہان ہو کر

یاد مژگان مین خیال آئیگا جب ابرو کا
آب شمشیر گذر جائے گا پیکان ہو کر

جسکو پامال سدا یار کیا کرتا تھا
ذرّے سے اوس خاک کے اٹھتے ہی حنا افشان ہوکر

چھپکے رویا نکرو دیکھو تم اتنا ممتاز
راز الفت کہین ظاہر نہو نہان ہو کر

دیکھ لے جو تیری ابرو کی ستمگر تلوار
پھیر لے اپنے گلے پر نہ وہ کیون کر تلوار

تیغ ابرو سی نہین کاٹ کسی مین بڑھکر
گو کہ مشہور زمانہ مین ہی خنجر تلوار

ننگی شمشیر لقب ہی تیری ابرو کا بجا
کاٹ مین اس سے نہین کچھ کبھی بڑھکر تلوار

تیغ نازبت قاتل نے کیا قتل جہان
اور کیا اس سے سوا کاٹیگی بڑھکر تلوار

ابروے یار پہ ممتاز جو ہین دل سی فدا
نہین کرتے وہ جدا ہاتھ سے دم بھر تلوار

وہان سی ہم خاک ہی آئی تھی اس جا لیکر
یان سی جاتی ہین مگر دل مین تمنا لیکر

عوض دل ہمین بوسہ بھی نہ دوگی کیا خوب
مفت یون بیٹھہ رہو مال کسیکا لیکر

مال کیون جمع کرین عمر دو روزہ کی لیے
سر پہ جائینگے کہان بوجھ یہ تنہا لیکر

تیرے بیمار تپ ہجر کو صحت نہ ہوئی
رہ گئے اپنا سا مونہہ آپ مسیحا لیکر

نیند غفلت سی شب ہجر نہین آتی ہے
چونک چونک اوٹھتا ہون مین نام تمہارا لیکر

گو خفا ہوکے وہ دشنام مجھے دی بیٹھا
پر در یار سے مین غیر کو اوٹھا لیکر

طوف کعبہ مین تو ممتاز رہی سرگردان
اب چلو دیر کو بھی نام خدا کا لیکر

آجکل لطف و کرم ہین یار کے اغیار پر
مستعد ہے چرخ میری ایذا و آزار پر

خندہ زن ہین داغ دل میرے گل گلزار پر
طعنہ زن ابرو ہین اونکی تیغ جوہر دار پر

کثرت ضعف و نقاہت سی مٹا ہون اسقدر
ہے ظن موہوم کا تو میرے جسم زار پر

جسنے دیکھا اوسپہ گویا حشر برپا ہوگیا
کیا قیامت کی ہی پھبتی قامت دلدار پر

جسکو ہی ممتاز کہتا ہی جہان قتال خلق
آئی ہے اپنی طبیعت اوس بت خونخوار پر

ردیف رائے معجمہ

کہیے کیونکر کہ ہے وہ کیا انداز
ظلم کا ناز قہر کا انداز

تیرے بیمار عشق کے حق مین
غمزہ حب شفاد و انداز

اپنے عاشق کے تو جلانے کو
اے مسیحا بتا نیا انداز

نہ دہرے پاؤن وہ بت بد خو
کہاں کا ہو جو میرے پاانداز

دیکہکر کیون نہ مرٹین عاشق
ناز آفت ہے فتنہ زا انداز

محو ہو جائے گا کسی کا اگر
تو جو دیکہے گا ناصحا انداز

دل ممتاز کیون نہ ہو بیتاب
یاد آتا ہے یار کا انداز

ردیف سین مہملہ

اسکو ہے وصل یار پریزاد کی ہوس
پوری ہو یا خدا دل ناشاد کی ہوس

آئے جہان مین از پئے دیدار یار ہم
لائے عدم سی حسن خداداد کی ہوس

ہمکو تو عشق ہے گل رخسار یار کا
کب ہے بہار گلشن ایجاد کی ہوس

قربان کبہی مژہ پہ گہہ ابرو پہ لوٹ ہون
قاتل کی آرزو ہے کہ جلاد کی ہوس

اے دل خیال قامت جانان نہین ہی خوب
برباد کر نہ دے کہین شمشاد کی ہوس

نقشہ کہنچا ہوا ہے میرے دلمین یار کا
کسواسطے ہو مانی و بہزاد کی ہوس

ممتاز کیون کلام نہو اپنا دل پسند
جائے سویدا دلمین ہے اوستاد کی ہوس

دیکہو بیٹہو نہ سر بزم تم اغیار کے پاس
پاس غم خوار کیو بیٹہی گے دل زار کی پاس

زلف پیچان یہ نہین ہے رخ تابان کے قرین
گنج یہ قدرت اللہ سے ہے مار کی پاس

دل عشاق مشبک ہوا اک دم مین ہزار
تہے مگر تیر و کمان نرگس بیمار کے پاس

خط شبگون یہ قرین روے کتابی کی نہین
رحل الٰہی ہے گرِ مصحف قرآن کے پاس

رشک سی پہیر نیکے ممتاز گلو پر خنجر
غیر بیٹھینگے اگر اوس بت خونخوار کی پاس

ردیف شین معجمہ

زبانِ کلک ہی گویا زبانۂ آتش
ہے شعر گرم میرا اک ترانۂ آتش

یہہ دیکھو شوخی کہ وہ شعلہ رو شرارت سے
سرشک گرم کو کہتا ہے دانۂ آتش

بیان ہو سوزشِ ہجران کا کس زبان سے بھلا
دل اپنا آگ ہے سینہ ہی خانۂ آتش

دل و جگر ہون نہ کس وجہہ خاک جل جل کر
کہ سوز ہجر ہے بے شک زبانۂ آتش

شبِ فراق مین ممتاز دلِ سوزان
ہے جان زار کو اک قیدخانۂ آتش

ہے یون ہی ہم کو شعر تر کی تلاش
باپ کو جیسے ہو پسر کی تلاش

جستجو مین یہ ہوگی چشم سفید
آنکھین کہووے گی نامہ بر کی تلاش

کیون نہ گردش مین چرخ سان ہین ہولنا
ہے کیسے غیرتِ قمر کے تلاش

ملکِ ہستی مین جب پتہ نہ ملا
کی عدم مین تیرے کمر کی تلاش

رہتی ہی آجکل ہے مجھے ممتاز
شعر ہاے لطیف تر کی تلاش

ساقی گلرنگ جسدم کرتا ہی مستانہ رقص
جاے بیکش کرتے ہین شب شیشہ و پیمانہ رقص

دل پہڑک اوٹہا میرا لوٹن کبوتر کی طرح
یاد آیا اوس پریوش کا جو طاوسانہ رقص

یا الٰہی کون سا دیوانہ آیا دشت مین
ہر بگولہ سر کے بل کرتا ہی مجذوبانہ رقص

انقلاب دہر سے عشرت ہوئی خواب و خیال
زیر و بم نالہ ہوا اور ہو گیا افسانہ رقص

پہر چلین ٹہنڈی ہوائین آئے پہر فصل بہار
بلبلین پہر باغ مین کرینگی مستانہ رقص

پڑہتا ہے بیفائدہ زاہد ریائی تو نماز
کام آئے گا نہ یہہ روز جزا زندانہ رقص

رقص لبر کو کہان پاتا ہے ای ممتاز یہ
کبک کو آتا ہے یون کہنے کو معشوقانہ رقص

ردیف ضاد معجمہ

ہون لوٹ دل سے رخ پہ تیرے گل سے کیا غرض
پابند زلف ہون مجہے سنبل سے کیا غرض

خوگر ہے وہ تو لطف و عنایات کا تیرے
عاشق کو تیرے صبر و تحمل سے کیا غرض

زخمی ہو جو کہ خنجر ابروے یار کا
کہیئے پہر اوسکو تیغ تغافل سے کیا غرض

ای عاشقان زلف عبث یاد چشم ہے
وابستگان کو دور تسلسل سے غرض

شیدا ہون چشم مست ستمگار یار پر
ممتاز مجہکو ساغر پر مل سے کیا غرض

ردیف طاء مہملہ

لکہا گیا ہے یار کو اس مدعا پہ خط
کہینچے وہ یعنے سر خط مہر و وفا پہ خط

یہہ لام و کاف چہوڑیے تہذیب سیکہیے
آیا تمہارے اب تو رخ پر صفا پہ خط

مین بے نوا فقیر ہون وہ شاہ حسن ہے
لازم ہے بہیجوان بانده کے بال ہما پہ خط

تحریر خط سے باز نہ آوینگے ہم کبہی
کہینچا اونہون نے گو خط مہر و وفا پہ خط

جوبن پہ حسن یار ہمیشہ رہے یون ہی
ممتاز ختم کیجیے لفظ دعا پہ خط

ردیف ظاء معجمہ

غیر سے ہو میرے بیان کا لحاظ
چاہیے میری جان زبان کا لحاظ

سگ جانان کا یہہ ہماسے ہے حق
رہے ان مشت استخوان کا لحاظ

سر نیک کرین کرتا دو ٹکڑے
ہے تیرے سنگ آستان کا لحاظ

ہنسو بولو نہ منہہ پہ آنچل لو — ہے شب وصل مین کہان کا لحاظ

غیر کے گہر وہ پہر گیا ممتاز
نکیا اوسنے کچہہ زبان کا لحاظ

ردیف عین مہملہ

رو برو اوس شعلہ رو کی بزم مین گر آئی شمع — صورت پروانہ غیرت سی مبادا جلجائی شمع

ایک شعلہ رو کا ہے پیش نظر اپنے خیال — کچہہ نہین اے دل شب تاریک مین پروائے شمع

ہے رخ پرنور اوسکا مثل ماہ چاردہ — پہر میرے خورشید وش کے روبرو کیا آئے شمع

آتش گل کچہہ نہین داغ جگر کے سامنے — شعلہ ہائے آتشین عشاق سے جلجائی شمع

ماند ہی ممتاز روئے یار سے ماہ منیر
کیا عجب ہے آتش غیرت سی گر جلجائی شمع

ردیف غین معجمہ

برہنا نعلیون سے ہی سرکار کا داغ — کیون وصف سی زہر تیغ ہو یار کا داغ

یارب ہماری اس طپش دل کا ہو برا — ملتا نہین ہے اوس ستم عیار کا داغ

بڑہ کر ہو مہر کیا دل پر داغ سی میرے — منعم کی روبرو نہین نادار کا داغ

بہولا نہین وہ اے دل مجرم سمجہہ ذرا — مقتل مین دیکہنا بت خونخوار کا داغ

رخسار دونون غیرت خورشید و ماہ ہین — کیونکہ نہ آسمان پہ ہو دلدار کا داغ

اتنا نہین فراج ہی گیسوے یار کا — کچہہ حد سے بڑہ گیا ہی ستمگار کا داغ

گلگشت کو وہ آے گا ممتاز باغ مین
اسواسطہ ہوا یہ ہے گلزار کا داغ

ردیف فاء معجمہ

جب سے دیکہا ہی تمہاری زلف پیچان کی طرف — دل کہنچا جاتا ہے میرا خود بیابان کی طرف

گوش برآواز گل مطلوب گلشن مین ہوے
حیف نرگس نے نہ دیکھا مرغ نالان کی طرف

بلبے جذب الفت مژگان رشک نیشتر
دل کہچا جاتا ہے میرا اونکی پیکان کی طرف

جی اوٹہینگے سیکڑون مردے مسیحائی زبان
جاؤ گے تم گر کبہی گور غریبان کی طرف

دیکہتے چشم غضب سے کیون ہو مجہہ بیمار کو
کیون نگاہ قہر ہے اک شب کی مہمان کی طرف

تیری عصمت کا زلیخا کہلگیا پردہ تمام
جسنے دیکہا غور سے یوسف کے دامان کی طرف

مرتے ممتاز ہمتو عشق جامہ زیب مین
الفت گوی گریبان لائی ہمیدان کیطرف

ردیف قاف

شعلہ جو یون اوٹہائیگا عشق
دل کی ہی لگی بجہائیگا عشق

بدلیگا کچہہ اور ہی یہہ نقشا
رنگ اپنا اگر جمائیگا عشق

عاشق کو اوٹہائیگا جہان سے
زور ون پہ جواپنے آئیگا عشق

اے دل نہ او لجہہ تو گیسون سے
دیوانہ تجہے بنائیگا عشق

دامن کو برنگ دشت وحشت
پرزے پرزے اوڑائیگا عشق

الفت کا روگ ہے ازل سے
مرتے مرتے نجائیگا عشق

ممتاز بہار کے دنون مین
وادی جنون دکہائیگا عشق

ردیف کاف

سنین دشنام دشمنان کب تک
کہولین اے جان نہین زبان کب تک

حال دل کا کرون بیان کب تک
قصہ کوتہ یہہ داستان کب تک

آزاد محبت دشمن
میری الفت کا امتحان کب تک

خانہ دل مین اپنے وہ دیکہین
نہین ہوتے ہین میہمان کب تک

وعدہ وصل ہے بجا لیکن ٭ یہ تو فرماییے کہان کب تک
میرا نالہ ہے یا قیامت ہے نہ کہے کوئی الاماں کب تک

ہم بہی ممتاز بیٹھے سنتے ہین ٭
دیکہین دیتے ہین گالیان کب تک

ردیف لام

کیون نہہر جانب سی برسے مجہپہ رحمت آجکل
لکہہ رہا ہون فخر عالم کی ہین مدحت آجکل

روضہ اقدس کا پہر دل مین ہوا ہے ولولہ
پھر ستاتی ہے مجہے حضرت کی فرقت آجکل

دور ہو جائے دل محزون سے سب رنج والم
ہند سے گر لیچلے یثرب کو قسمت آجکل

آتش عشق نبی ہے اس مین از بس مشتعل
ہے میرا دل جلوہ گاہ نور وحدت آجکل

مصحف نور نبی ہر وقت ہے پیش نظر
شوق سے قرآن کی کرتا ہون زیارت آجکل

دلمین پاتا ہون مین آنکہین بند کرکے آپ کو
عالم رویا مین ہوتی ہے زیارت آجکل

خوف گرمی قیامت کچہہ نہین ممتاز کو
ساقی کوثر کی ہوا وسپر عنایت آجکل

نہ اب ہم رہے دل لگانیکے قابل
نہ دل ہی رہا غم اوٹہانیکے قابل

دکہا کر او نہین غیر نے آئینہ کو
نہ رکہا ہمین منہ دکہانیکے قابل

یہ ایسا نہین جو چہپاؤ نہ اس کو
ہے کب راز الفت چہپانیکے قابل

کہا سوز دل دیکہکر شعلہ رو نے
نہین ہے یہ آتش بجہانیکی قابل

جو صدمہ اوٹہائے شب ہجر مینے
وہ ایدل نہین ہین سنانی کی قابل

کوئی روز تہا طفل مکتب تہی حضرت
ہوے آج ہی پڑہانیکے قابل

تمنا ہے ممتاز سے اوس پری کی
غزل اک عنایت ہو گانیکے قابل

ردیف میم

فرطِ گناہ سے ہین بہت شرمسار ہم
کیا منہہ بہلا دکہائینگے روزِ شمار ہم

یہ دل غنی ہے آپ کے دندانِ عشق مین
بقدر جانتے ہین دُرِ آبدار ہم

ہجرِ نبی مین جیتے ہین یان پیکے خونِ دل
عقبے مین وہان پئینگے مئ خوشگوار ہم

ہے عشق تیغِ ابروے احمد دلا ہمین
رکہتے ہین بہر قطع گنہ ذوالفقار ہم

ہوتی محل کی ڈالتے ہین خلد مین بنا
ہجرِ نبی مین ہوتے ہین جب اشکبار ہم

مداحِ چشمِ ساقیِ کوثر کی ہین سدا
مستان بادہ خوار مین ہین ہوشیار ہم

گرمی رہی نہ نام کو خورشیدِ حشر مین
اوسکو اگر دکہائین دلِ داغدار ہم

بالمعنے مست بادۂ عشقِ رسول ہین
ظاہر مین ہین اگرچہ دلا ہوشیار ہم

ممتاز اونکے درکے گداؤنمین ہین شمار
اسکو سمجھتے ہین سببِ افتخار ہم

قتیلِ خنجرِ مژگانِ جانستان ہین ہم
شہیدِ تیغِ لبِ یارِ مہربان ہین ہم

خدا کیواسطے قاتل نہ اسطرح تڑپا
لگا دے اور بہی اک ہاتہہ نیم جان ہین ہم

نہین ہے پہلو مین جبسے وہ بانیِ بیداد
صدائے آہ ہین اندازِ صد فغان ہین ہم

رقیب لائقِ جور و جفاے بیحد ہین
امیدوارِ عنایاتِ بیکران ہین ہم

جنون کی حال مین خط آیا یار کا ای واے
جواب خاک لکہین ہوش مین کہان ہین ہم

یہ شوخی دیکہو کہ کہتے ہین منسکے پیشِ عدو
کہ اپنے عاشق و شیدا پہ مہربان ہین ہم

کبہی کبہی تو ہو ممتاز پر کرم کی نظر
فقیر در کے تیرے ای شہ شہان ہین ہم

مژگان کے تصور مین ہین جو پیشِ قضا ہم
گہ ابرو پہ قربان ہین کبہی رخ پہ فدا ہم

تاکہ رہین آنکہون پہ تیرے لوٹتے ستمگر
کب تک رہین بیکار کہ بیمار بہلا ہم

تاثیر کریگی نہ تیری ایک نصیحت
ہین کشتۂ صد غمزۂ ہم ناز و ادا ہم

کیونکر درِ دولت پہ نہون ناصیہ فرسا
شاہنشہہ کونین ہین وہ اور گدا ہم

ہان سونگہتے ہین گیسوے دلدار کی خوشبو
مرہون عنایت ہین تیرے بادِ صبا ہم

کیا وجہ ہے باعث حیرانی خاطر
مدت سے ہین اے یار تیرے محوِ ادا ہم

وصلت سی صنم کیجیے ممتاز خدارا
کب تک یونہی فرقت مین سہین جور و جفا ہم

تشنۂ خون اوسکو جب پاتے ہین ہم
اشک چشمِ تر مین بہر لاتے ہین ہم

اس خطا پر یعنے وہان جاتے ہین ہم
جو وہ کہتا ہے وہ سن آتے ہین ہم

کوچۂ جانان مین جاکر ضعف سے
نقش پا کی طرح رہ جاتے ہین ہم

باز آ عشق بت سفاک سے
اے دلِ نادان سمجہاتے ہین ہم

کیون الجہتے ہو دلِ صد چاک سے
آپکی زلفین تو سلجہاتے ہین ہم

غیر کے گہر جاتے ہین چہپ کر ہمین
دشمنون کو تحفے پہونچاتے ہین ہم

کیا رسائی ہو درِ دلدار تک
آہ مین تاثیر کم پاتے ہین ہم

یہ تماشہ دیکہیے غیرون کے گہر
جستجو مین آپ کے جاتے ہین ہم

مضطرب ہوتے ہو کیون ممتاز تم
جاکے اوس عیار کو لاتے ہین ہم

ردیف نون

کیا تماشا ہے حسن علی بدر الدجی بہی تو ہین
کیا نور ہے نام [illegible] یہی تو ہین

رونق فزائی خشک و تر [illegible] علی بہی تو ہین
وہ جلوہ گاہِ بحر و بر شان خدا یہی تو ہین

[illegible]
وہ دلبر دلدادگان [illegible] یہی تو ہین

۳۴

وہ پیشوائے عارفان وہ مقتدائے مرسلان
وہ مرجع قدوسیان جلوہ نمایہ ہی تو ہین

وہ مظہر سرِ خدا وہ مصدرِ حِلم و حیا
وہ مخزنِ جود و سخا نامِ خدا یہ ہی تو ہین

وہ مجمع رازِ نہان وہ باعث ہر انس و جان
مشتاق جنکا ہے جہان [illegible] باوفا یہ ہی تو ہین

جو شافعِ امت ہوے جو دافعِ کلفت ہوے
[illegible] وہ با صفا یہ ہی تو ہین

دلدار و محبوب خدا داناے رمزِ کل ہوے
اے درد [illegible] المہدے یہ ہی تو ہین

زیبا اونہین کو سروری شاہان اونہین کو برتری
منظور ہے ممتاز ہے پیش خدا یہ ہی تو ہین

تیرے رخ کو باغ ارم جانتا ہون
تیرا نور نورِ قدم جانتا ہون

نبی جتنے عالم مین گذرے ہین شاہا
[illegible] باسے جانتا ہون

ہوئے عشقِ احمد سے یہ ہم [illegible]
[illegible] جامِ جم جانتا ہون

تیرے نور کو اے مہ چرخِ رفعت
[illegible] پا مین شانِ قدم جانتا ہون

نگاہِ تلطف کو اے شاہِ عالم
عطا جانتا ہون کرم جانتا ہون

نہین زلفِ شب رنگ رخ پر ہے تیرے
شب و روز دو نو بہم جانتا ہون

کیا عشق سے اپنے ممتاز مجھکو
اسی کو مین جاہ و حشم جانتا ہون

گنہگار محشر مین آئے ہوے ہین
ندامت سے سر کو جھکائے ہوے ہین

مزہ زندگی کا وہ پائے ہوے ہین
جو ہستی کو اپنی مٹائے ہوے ہین

گری میری نظرون سے خوبانِ عالم
وہ آنکھو مین ایسے سمائے ہوے ہین

میسر ہو شمع جمالِ محمد
خدا سے یہی لو لگائے ہوے ہین

کبھی تو تمناے دل پوری ہو گی
خدا پر بھروسہ لگائے ہوے ہین

تیری زلفِ شبگیر کے دام مین ہم
یہ مرغِ دل اپنا پھنسائے ہوے ہین

ہوئی قتل جو تیغ ابرو سے تیرے
وہ رتبے شہادت کی پائی ہوئی ہین

ہے وقت مدد اے شہ دین و دنیا
کہ ہم اب لب گور آئے ہوئے ہین

نقاب اون کے چہرہ سے کیا اوٹھہ گیا ہے
مہ و مہر چھپکر مین آئے ہوئے ہین

میری کیجئے دستگیری خدارا
کہ اپنے جو تھے وہ پرائے ہوئے ہین

نہین ہم گلستان جنت کے بھوکے
ہوا کوئے یثرب کی کھائے ہوئے ہین

چلینگے مدینہ کو ممتاز ہم تو
کہ اب ہند سے تنگ آئے ہوئے ہین

محبو آج مین وصف نبی تحریر کرتا ہون
منقش ورق دلبر نور کی تصویر کرتا ہون

تصور دل مین ہی میرے رخ و زلف پیمبر کا
عزیز حفظ قرآن مین مع تفسیر کرتا ہون

ہوا ہے رہنما میرا رہ عشق محمد مین
مین اپنے دل کی جانسی بہی سوا توقیر کرتا ہون

یہی تو اسم اعظم ہے کہ لیکر نام احمد کا
تمامی عالم بالا کو مین تسخیر کرتا ہون

نبی کے عشق مین مجہپر خدا کی یہہ عنایت ہے
کہ لکھہ دیتا ہی نیکی مین اگر تقصیر کرتا ہون

خبر پہونچی میری بہی رفتہ رفتہ اوس شہ دین کو
جہانمین اسلیے مین اپنی خود تشہیر کرتا ہون

زبان حال سے عشق نبی یون مجہہ سی کہتا ہے
کہ مین درگاہ باری مین عجب تاثیر کرتا ہون

کرون جاکر مدینہ مین زیارت اوسکی روضہ کی
دعا حق سے یہی ہر وقت مین دلگیر کرتا ہون

رقم کرتا ہون جو ممتاز مین نعت نبی اکثر
یہ اپنی مغفرت کیواسطے تدبیر کرتا ہون

انداز تجہہ مین کون سا اے دلربا نہین
شوخی نہین کہ ناز نہین یا ادا نہین

گردون کے ظلم جہیلے اوٹہائی عدو کی جور
کیا کیا نہ تیرے ہجر مین ہمنے سہا نہین

میرے مرض کو دیکہہ کے بولی طبیب یون
ہوتی مریض عشق کی ہمسی دوا نہین

قابو مین دل نہین ہے جگر بے قرار ہے
پہلو مین جو وہ بانی جور و جفا نہین

آنکھون سی دیکھیان ہوتا نہین دور جا بنین
اللہ رے تجاہل شوخ جفا شعار
اک بوسہ پہ تم آگ بگولہ ہوے عجب
ہر دم ستاتے ہو مجھے تڑپاتی ہو صنم
بیجا گلے ہین آپ کی بیجا شکایتین
پژمردہ اپنا غنچۂ خاطر نکیون رہے
جنس وصال کا مین خریدار کب نہین
زلف سیاہ یار مین لٹکا بلا کا ہے

دل سے خیال آپ کا اک دم جدا نہین
قصہ کو میرے سنکے کہا کچھ سنا نہین
ایجان یہہ مدام رہے گی ہوا نہین
شاید کہ دل مین آپ کے خوف خدا نہین
وہ کون سا ستم ہے کہ مجھپر ہوا نہین
خوشبوے زلف یار بھی لائی صبا نہین
کسدم خیال تیرا بہے مجھے سہ لقا نہین
وہ کون سا ہے دل کہ جو اسمین پہنسا نہین

اوس شاہ دوسرا کی ہو ممتاز کیا صفت
عالم مین جسکا ثانی کوئی دوسرا نہین

جبکہ خال نمکین کو وہ دکہا دیتی ہین
زلف سی رخ کو وہ جسوقت چھپا دیتے ہین
عرض مطلب پہ ہمین دیتے ہین وہ تو دشنام
غیر سے آپکو لکھا ہے پہ خط اشتفاق

زخمہاے دل عشاق ہنسا دیتے ہین
روز روشن کو شب تار بنا دیتی ہین
اور ہم سنکے سدا اونکو دعا دیتے ہین
حال دل ہم او نہین اسطرح سنا دیتے ہین

خواب مین آتی ہین جو رات کو وہ شکل خیال
بخت خوابیدۂ ممتاز جگا دیتی ہین

الٰہی وقف صد بیداد ہو مین
ترے سودے سے پھر دل شاد ہون مین
پئے زخم دل و جان رقیبان
سنبھل کر ہو فلک مجھ سے مقابل
تو اوسجسم ہی مین سخت جان ہون

تیری خلقت سی آزاد ہون مین
اگرچہ کو کہو برباد ہون مین
تمہارا خنجر فولاد ہون مین
کہ مجنون ہون نہ کچھ فرہاد ہون مین
اگر تو سنگ ہی فولاد ہون مین

میری ہستی مین پنہان نیستی ہے
فنا کی سر بسر بنیاد ہون مین

خیالِ قامتِ جانان ہے دل مین
مثالِ سروِ کب آزاد ہون مین

ہلال آسا نکیون ہو جسم دل کا
فدائے ابروئے جلاد ہون مین

پڑہے مجنون کتابِ عشق مجہہ سے
کہ اپنے وقت کا اوستاد ہون مین

ہمیرا خون رونقِ سودا ہوا ہے
جلائے نشترِ فصّاد ہون مین

لکہون ممتاز کیا مین حال اپنا
شہیدِ غمزۂ بیداد ہون مین

کب ہے یہ خالِ سیہ اوس رخِ تابان کی قرین
آگ ہندو کوئی بیٹہا ہی مسلمان کے قرین

بجلیان صاف چمکتی ہین تہ ابرِ سیہ
کب ہین سنبل یہ تیری زلفِ پریشان کی قرین

کیا ہوا بیٹہہ گئے ہم جو تیرے پاس صنم
بیٹہہ ہی جاتا ہے بہلا انسان انسان کے قرین

جلائے دل پہلو مین ہے دردِ بہت شورش ربا
کیا تماشا ہے نہین میزبان مہمان کی قرین

دیکہ چکا پہلی ہی ممتاز اوسے ہوش و خرد
لے چلا پہر تو دلا دشمنِ ایمان کے قرین

دلِ نادان نہ آتا گر فریبِ حسنِ جانان مین
تو کیون ہوتا مقید اسطرح سی یاس و حرمان مین

کیا ہے ای پری پیکر بپا ہنگامۂ محشر
ہجومِ حسرتِ دیدار نے اس چشمِ گریان مین

نکالون حوصلہ دل کے جہان تنگ ہین کیونکر
تماشہ دیکہنا ہو گر یہ محشر کے میدان مین

ہماری شور و افغان سے نکیون ہو زینتِ عالم
ہمیشہ نالۂ بلبل سے رونق ہے گلستان مین

گلون کو اوسکی زلفِ عنبرین کی لاکی نکہت دی
صبا کو ناز ہے اسواسطے صحنِ گلستان مین

غضب یہہ ہے کہ مثلِ توبۂ رندانِ مے نوشان
شکستہ دل ہوا اوس لشکرِ شکن کے عہد و پیمان مین

میرے نالون سے ای ممتاز لی ہے برق نے تعلیم
وگرنہ لطف یہ آتا نہ ہرگز ابر و باران مین

ہم کھڑے نالہ و فریاد کیا کرتے ہین
آپ بیٹھے ہوئے خاموش سنا کرتے ہین

سرمہ آنکھون مین وہ جسوقت دیا کرتی ہین
اک نظر مین دل عشاق لیا کرتے ہین

وہ برا کہتے ہین مجھکو تو نہین غم اسکا
جانتا ہون کہ میرے خط مین بہلا کرتے ہین

کم نہین کوچہ سفاک ہے کچھہ مقتل سے
ایک دو روز وہان قتل ہوا کرتے ہین

مجھسے ملتا ہے کبھی آ کے جو وہ شعلہ غدار
آتش رشک سے اغیار جلا کرتے ہین

جبسے اوس غیرت یوسف کا ہوا ہے سودا
منتظر ہم سر بازار رہا کرتے ہین

اس مدارات پہ دل انکو دنیا ممتاز
یہہ حسینان جہان کس سے وفا کرتے ہین

تیرے جام کو جام جم جانتے ہین
تیری بزم کو ہم ارم جانتے ہین

بڑے کو بھی کی بات بڑائی مسیحا
مجھے آپ مردہ سے کم جانتے ہین

گنا ہون پہ یون ناز کرتے ہین ہر دم
تمہین شافع حشر ہم جانتے ہین

تیرے جور کو جانتے ہین عنایت
تیرے ظلم کو ہم کرم جانتے ہین

نہین جسکو ممتاز احمد سے الفت
وہ ستے چار یا سے سی کم جانتے ہین

آج لیلی کے مقابل تیری تصویر کرین
جی مین آتا ہے کہ یون قیس کو تشہیر کرین

دل لیتے فرقت مین جو ہم نالۂ شبگیر کرین
تجھکو بے چین محبت کی تاثیر کرین

اپنی آنکھون مین جگہہ دیتا ہے ساقی سر بزم
اہل میخانہ نہ کیون کر میری توقیر کرین

منع کرتے ہین اگر عشق بتان سی مجھکو
روبرو آ مین میری شیخ جی تقریر کرین

راہ الفت مین قدم رکھتے ہین ممتاز تو آپ
پہلے طے سر سے یہان جادۂ شمشیر کرین

تجھے جب مین اے مہ لقا دیکھتا ہون
شب غم کو گھر سے جدا دیکھتا ہون

چمن زار [illegible] میں یاد اوس کے — ہر اک پھول کی بو جدا دیکھتا ہوں
تیری زلف سے سلسلہ اپنے دل کا — میں شانہ کی صورت بلا دیکھتا ہوں
یہ کس گل کی آمد ہے گلشن میں یارب — کہ ہر غنچہ کو میں کھلا دیکھتا ہوں
جو شیدا ہے گیسو میں تیرے میں اونکو — گرفتار رنج و بلا دیکھتا ہوں
شب وعدہ حیلہ سے آتے نہیں وہ — میں اون کا بہانہ نیا دیکھتا ہوں
جسے لوگ کہتے ہیں عینِ تغافل — تیری آنکھ میں وہ حیا دیکھتا ہوں
تیری چشم پر جب سے دل مبتلا ہے — میں اس کا مرض لا دوا دیکھتا ہوں

بھروسہ کروں اسپہ ممتاز کیا میں
کہ دنیا سراپا فنا دیکھتا ہوں

جان و دل سے نثار ہم بھی ہیں — مبتلا تجھپہ یار ہم بھی ہیں
منزلِ عشق کو کرینگے طے — اے دلا شہسوار ہم بھی ہیں
تیر مژگان سنبھالیے صاحب — ایک لاغر شکار ہم بھی ہیں
غیر ہی سے رہے نہ ربط و ضبط — آپکے دوستدار ہم بھی ہیں

خستہ ممتاز کوہکن ہی نہ تھا
عشق میں دل فگار ہم بھی ہیں

شب مہتاب ہو اور رشکِ قمر پہلو میں — درد کا باقی رہے کچھ نہ اثر پہلو میں
شکرِ حق باتیں تو کرتے ہیں مری تسکین کو — بیٹھتے آکے نہیں ہیں وہ مگر پہلو میں
خار حسرت جگر و دل میں مرے چبھتا ہے — نہیں جسوقت سے ہے وہ گلِ تر پہلو میں
پارہ پارہ دلِ بیتاب مرا پھر ہوگا — پھر اوٹھا چاہتا ہے دردِ جگر پہلو میں

خارِ غم دل سے نکل جائے گا ممتاز ابھی
سو رہے آکے اگر وہ گلِ تر پہلو میں

کب خیالِ قدِ چشمِ ستمگار نہین | جان سے کب ناوکِ دلدوز مرے پار نہین
کسکا دل دامِ محبت مین گرفتار نہین | شیفتہ کون تری زلف کا اے یار نہین
کب تری چشم سا ہم شکل کا نہین مجکو خیال | کب مرے پیشِ نظر خانۂ خمار نہین
آپ سے کچھ بھی شکایت نہین اے جان | کون سا بت ہے کہ جو مائلِ تکرار نہین
ہمپہ کرتے ہین ستم سارے حسینانِ جہان | ہان مگر تمسا زمانے مین جفاکار نہین
ہو کشاکش مین نکیون وعدۂ وصلت سے یہ دل | ہان کبھی کہتا ہے کہتا ہے کبھی یار نہین

شبِ تنہائی جانان مین فقط اے ممتاز
غمِ فرقت کی سوا کوئی بہی غمخوار نہین

وہ افشان سے چہرہ سنوارے ہوے ہین | خجل چرخ پر شب کو تارے ہوئے ہین
حسین حسن مین تجھ سے ہارے ہوے ہین | ترے حلقہ در گوش سارے ہوئے ہین
جو ہو جب منہہ کو چہپائے ہوے ہین | گہر غیر کے وہ اوبہارے ہوئے ہین
یہان سانپ سینہ پہ ہین لوٹتے - | وہان زلف کو وہ سنواری ہوئے ہین
ترے سر کے چہپکے سے چرخ برین پر | مہ مہر گہٹ گہٹکے تارے ہوئے ہین
پئے قتلِ آشفتگان محبت + | یہہ ابرو کے خنجر دو دھارے ہوئے ہین
بہروسا تہا صبر و توکل پہ ہمکو + | سبہی دل سے غم مین کنارے ہوئے ہین
تصور مین آنکھون کی تاثیر دیکھی | کہ مانوس ہم سے چکارے ہوئے ہین

وفاؤن کے بدلے جفائین ہین ممتاز
ستمگر وہ ایسے ہمارے ہوئے ہین

پہلو مین جب سے وہ بتِ بیدادگر نہین | قابو مین دل نہین مرا بس مین جگر نہین
جب سے تمہاری چشمِ عنایت ادہر نہین | آنکھون مین تیرگی ہے کچھہ آتا نظر نہین
کس وقت تیرے دانتون کا رہتا نہین خیال | وہ کون سی گہڑی ہے کہ یہ چشم تر نہین

کیون نخل قد یار مین نیستان کا ہوا وبہار
کہتے ہین لوگ سرو مین آتا ثمر نہین

دل کیون ہمارے سمت سے پتھر بنا لیا
یارب خفا جو وہ بت بیداد گر نہین

دشت جنون مین ہے یہی وحشت کا بس علاج
پھوڑینگے سر پہاڑ سے گر سنگ در نہین

تاریک ہی جہان میری آنکھون مین روز و شب
جبتک وہ ماہ جلوہ کنان بام پر نہین

کونین مین برنگ ہما یمن ہے وہ بشر
جسکو کہ دل سے عشق شہ بحر و بر نہین

سن لینا کام کر گئی ممتاز کا کہیے
ہے تیغ آبدار تمہاری نظر نہین

ہے بیقرار بہت جان زار پہلو مین
ہے دل کو ہجر سے اک انتشار پہلو مین

تیرے فراق مین ای شوخ بیوفا اب تو
تڑپ رہا ہے دل بیقرار پہلو مین

نہین ہین داغ محبت یہ میرے سینہ پر
لگا یا باغ ہی ای گلعذار پہلو مین

نہال آرزو سرسبز ہوا ہی اپنا
کبھی جو آئی وہ رشک بہار پہلو مین

شب فراق مین سر دم یہ کہتا ہے ممتاز
الہی آئے کہین جلد یار پہلو مین

پری رو مین برا ہون یا بہلا ہون
دل و جان سی مگر تجھ پر فدا ہون

کمند جان ہے یا کالی بلا ہے
یہ تیری زلف جسمین مین پھنسا ہون

تمہین معلوم کیا ہے حال میرا
شب فرقت مین مر مر کے جیا ہون

ہلا دو لب کو او رشک مسیحا
کہ تیرے ہجر مین مردہ ہوا ہون

تیری الفت ہوای بانی بیداد
عدو سے کے جہیلتا جور و جفا ہون

خدارا اب تو نکلو گہر سے باہر
تمہارا منتظر کب سے کہڑا ہون

نہین ممتاز ناحق شعر گوئی
کسی سے حال دل مین کہہ رہا ہون

صنم کو جو مین بر جبین دیکھتا ہون
تو جان اپنی تن مین نہین دیکھتا ہون

تیرے حسن کی کس کی تشبیہ دون مین
نہین کوئی تجھسا حسین دیکھتا ہون

عبث ہین ستمگر کی باتین یہہ مجھسے
بجز خالی دل کے نہین دیکھتا ہون

سشہ دوسرا کے مقابل ہین کوئی
نہین دیکھتا ہون نہین دیکھتا ہون

منور یہ ممتاز جلوسے اوس کے
فلک دیکھتا ہون زمین دیکھتا ہون

ہے غلط ہم جو کبہی شکوہء بیداد کرین
آپ ہر روز ہزارون ستم ایجاد کرین

اپنے عشاق کو گر وصل سے وہ شاد کرین
پہر وہ کیون شور کرین کسلیے فریاد کرین

بیقراری سے تیری چین نہین ہے اک دم
تجھکو پہر رکہکے بتا کیا دل ناشاد کرین

نقشۂ یار کا کہنچنا نہین ممکن اون سے
لاکہہ تدبیر اگر مانی و بہزاد کرین

کیا کسی شب کو اکیلے نہ لینگے مجہہ سے
مین بہی ایسا او نہین چہوڑون کہ بہت یاد کرین

سخت بیرحم ہے صیاد نہ چہوڑیگا کبہی
لاکہہ مرغان قفس نالہ و فریاد کرین

اپنی جانب نہین ممتاز عنایت کی نظر
سر کے بل جاؤن وہان مین وہ اگر یاد کرین

ردیف واو

نگاہ یار کی تاثیر دیکھو
ہوئے ہم قتل بے شمشیر دیکھو

چلے آئے میرے گہر بن بلائے
محبت کی ذرا تاثیر دیکھو

سر شوریدہ ہی زانو پہ اون کے
شب وصلت میری تقدیر دیکھو

بت بے پیر نے محفل سے اپنے
بٹہایا دور یہہ توقیر دیکھو

پریرویون کا جہرمٹ ہے میرے ساتہہ
جناب عشق کی تاثیر دیکھو

ہوا شرمندہ اوس سے ماہ کامل
رخ پرنور کی تنویر دیکھو

وہ آئینہ میں اپنا دیکھکر عکس
بنے ہیں صورت تصویر دیکھو

بتون کا گھر بنا ہے کعبۂ دل
مکان عشق سے کی تعمیر دیکھو

بھلائی اون سے کی جب بھی تو ممتاز
برا کہنے لگے تقدیر دیکھو

ہنسکے تم ہم کو رولایا نہ کرو
روز طوفان اوٹھایا نہ کرو

غیر سے آنکھ لڑایا نہ کرو
سینہ پر تیر چلایا نہ کرو

سرمہ آنکھون مین لگا کر ایجان
خاک مین ہم کو ملایا نہ کرو

جان جان جھوٹ ہین باتین اوسکی
دم مین تم غیر کے آیا نہ کرو

زلف پر پیچ مین کنگھی کرکے
دل عاشق کو پھنسایا نہ کرو

مجھ سے بیوجہ خفا ہو ہو کر
منہہ پہ اے جان تھو تھایا نکرو

حضرت دل شرر آہ سے تم
حشر مین جان کو جلایا نہ کرو

دل ممتاز مین بناؤ گھر
گھر کسی غیر کے جایا نہ کرو
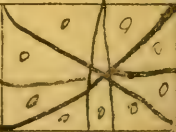
دشمن کو کبھی دیکھتے مین گاہے ادھر کو
ہم دیکھین کہ چلتی ہی یہہ تلوار کدھر کو

کسطرح سے بھولون وہ تیرا بزم مین آنا
اور دیکھنا گھبرا کے شب وصل سحر کو

دل ٹکڑے ہوئے جاتا ہے غمخوار کا تیرے
کھینچے تیرے تلوار رقیبون نے جگر کو

کس ناز سے کہتے ہین شب وصل وہ مجھسے
اب ہو نے سحر آئی مرے پہلو سے سر کو

الله رے گران جانی ممتاز دم قتل
پھر ہاتھ مین وہ تولتے ہین تیغ و تبر کو

کہان ہی اے دل نا آشنا تو
خدا کے واسطے صورت دکھا تو

یہی ہے شرط الفت ای ستمگر
وفا کرتا ہون مین جور و جفا تو

کدورت رکھہ نہ دل مین آئینہ رو
صنم سنیا ہی ہون اک بندہ خدا کا
چمن سا مین شوخیان کرتی ہے بلبل
سویدا کی جگہہ ہی یاد تیری کا

سکندر کی قسم ہو جا صفا تو
نہ آنا مجھکو ای ظالم ستا تو
یہ چشم سرمہ گین گا رو دکھا تو
میرے دل مین آہی اسد رجہ لبا تو

نہ ہاۓ کیا کوئی ایسی ہی ممتاز
سر محفل کہے جو بر ملا تو

چلو چمن مین کرو کرم تم چمن کی چل کر بہار دیکھو
تمہارا عاشق شراب وحدت پیے ہوے ہے خمار دیکھو

وہان یہ جائینگے سر کے بل ہم نہو گی عزت ہماری کچھہ کم
ہی خدیب الفت رسول اکرم مدینہ چل کر مزار دیکھو

قبول فرماؤ ای شہا تم نہ گو کہ قابل قبولیت ہے
تمہارے صدقے تمہارے قربان یہ جان دل ہین نثار دیکھو

نہ پوچھو حال فراق جانان جلا ہی تن من بحال ہجران
برنگ دود چراغ سوزان ہمارے تن کا غبار دیکھو

بہار دنیا پہ تم لگانا نہ گاہے ممتاز اپنے دل کو
عجیب بے لطف یہ مکان ہی یہان نہین ہے قرار دیکھو

ردیف ہای ہوز

ایدل عبث او بجھتا ہی زلف دوتا کی ساتہہ
ہمراہ غیر وہ جو چلا ایک ادا کے ساتھہ
کرتا نہ یاد قید مین ہے نالہ دل حزین
شوخی تو دیکھو بوسے لے جنازہ پہ وہ میرے

کم بخت چھیڑا چھی نہین ہے بلا کی ساتہہ
پہلو سے دل روانہ ہوا دل ربا کی ساتہہ
محشر بپا نہو کہین تیری صدا کی ساتہہ
چلتا نہین ہے زور کسی کا قضا کی ساتھہ

یک بار عطر بیز ہوا جو مشامِ دل — آئی تہی بوے زلف معنبر ہوا کی ساتھ

چرخ برین پہ کیون نہوا پنا دماغ اب — سوتا ہون روز رات کو اوس مہ لقا کی ساتھ

ہر دم دعا یہی ہے خدا کی جناب مین — یارب ہمارا حشر ہو خیر الوریٰ کی ساتھ

ممتاز ہی قدیم سے اک چاکر آپ کا
پیش آیئے حضور نہ جور و جفا کی ساتھ

حسبذا لا الہ الا اللہ — مرحبا لا الہ الا اللہ

بہتری چاہیے جو عقبےٰ کے — پڑہ سدا لا الہ الا اللہ

صاحبِ فقر ہان سمجھتے ہین — کیمیا لا الہ الا اللہ

کب مقابل ہی قیمتِ کونین — بے بہا لا الہ الا اللہ

تذکرہ رات دن اسیکا کہہ — بیسریا لا الہ الا اللہ

آگے ہر ایک کی تو پڑہتا رہ — برملا لا الہ الا اللہ

اپنے دین متین کا ہر دم — پیشوا لا الہ الا اللہ

پیشِ اعیان صاحبِ ایمان — پڑہ ذرا لا الہ الا اللہ

دلِ ممتاز ہوگیا پرنور
جب سنا لا الہ الا اللہ

چلے آنئے وہ میرے گہر رفتہ رفتہ — ہوا آہ کا اب اثر رفتہ رفتہ

میسر نہ اوس کا ہوا وصل مجہہ کو — ہوئی رات آخر سحر رفتہ رفتہ

کہان تک کیسے جائین سجدے بتون کو — جبین ہوگئی سنگِ در رفتہ رفتہ

سراغِ دل او سکو دیا کس نے میرا — بنا تا ہے جو دل مین گہر رفتہ رفتہ

ہئے سیرِ گلزار آتا ہے وہ گل — چمن مین ہوا شور و شر رفتہ رفتہ

خوشا قسمتم واہ ممتاز مین بہی — ہوا مہربان سیمبر رفتہ رفتہ

ردیف یاے تحتانی

خداوندا ترا جلوہ کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کوئی معشوق کوئی شیدا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کوئی ادنی کوئی اعلی کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کہین قطرہ کہین دریا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کوئی ہے نفس کا بندہ کوئی ہے طالب عقبی
عجب ہے حال دنیا کا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

بتون کو بید ہین پایا کلیم اللہ بنا انسان
تیری قدرت خداوندا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کہین موسم خزان کا ہے کہین فصل بہاری ہے
ریاض دہر کا نقشا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کہین وامق کہین مجنون کہین عذرا کہین لیلے
وہی معبود بے پروا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

محمد نام عالم مین فلک پر احمد مرسل
یہہ اوسکی شان ادنی کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کہین ہے شافع محشر کہین ہے ساقی کوثر
وہ ہے اللہ کا پیارا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کوئی نازان شفاعت پر کوئی مغرور طاعت پر
وسیلہ روز محشر کا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کوئی وقت سحر نالان کوئی عشرت سے ہے شادان
کہین گریہ کہین خندا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

بقا ذات الہی کو فنا ممتاز دنیا کو
دروغ اسمین نہین اصلا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

مدینہ مین رہون مین عمر بھر یون ہو تو بہتر ہے
حیات چند روزہ گر بسر یون ہو تو بہتر ہے

جلاکر پاک کردی دفتر طومار عصیان کو
تیری تاثیر اے سوز جگر یون ہو تو بہتر ہے

فراق مصطفے مین جب نہ رون ابر تر ہاے
خداوندا جو میری چشم تر یون ہو تو بہتر ہے

شکستہ بال ٹوٹے پر ہے پھٹی ہون بال بکھرے ہون
ہمارا جانب یثرب سفر یون ہو تو بہتر ہے

کچھ آمین لب پہ ہون کچھ اشک جاری آنکھ سے بھی ہون
شکایت ہجر کی سوز جگر یون ہو تو بہتر ہے

زیارت کر کے بیت اللہ کی جاؤن مدینہ کو
دعاے پنجگانہ کا اثر یون ہو تو بہتر ہے

رہے جسم گلی یان روح اوڑ کر وہان پہونچ جاوے
جو طے مجھہ مدینہ کا سفر یون ہو تو بہتر ہے

رسول اللہ کی الفت مین میرا دم نکل جاے
بسوے عاقبت ایدل سفر یون ہو تو بہتر ہے

ز خواب آسے خیال کاکل شبرنگ احمد مین
شب فرقت ہماری گر بسر یوں ہو تو بہتر ہے

میرا مدفن بنا یارب یثرب کی گلی مین
الٰہی خاتمہ بالخیر گر یوں ہو تو بہتر ہے

ذرا قدسی تو جاکر اس کا نام اب کہلجا دے
یہ ممتاز حضوری گر نہ سو یوں ہو تو بہتر ہے

نصیب آج مرہم داغ عشق ہے غم تو ہونے دے
میرا یہ ذرہ دل تیر اگر تو ہونے دے

نہ کم ہونا خدارا ایک ہی کیا سے حشمت خاطر
میری رسوائی کا چرچا ذرا گھر گھر تو ہونے دے

نہ گھبرانا دل مضطر کہ وہ ہین شافع امت
گریں گے مغفرت اپنی ذرا محشر تو ہونے دے

اوٹھا دے عارض روشن سے پردہ اے مہ تابان
بسان آئینہ دل کو میرے ششدر تو ہونے دے

جلادے آتش الفت سے دل میرا خداوندا
ذرا تو اس خس ناچیز کو اخگر تو ہونے دے

عطا فرمائینگے اک جام وہ مجھ تشنہ لب کو بھی
رسائی روز محشر تا لب کوثر تو ہونے دے

اوڑا لیجائیگا تجھکو بھی مرغ شوق یثرب مین
مگر اس طایر بے پر کے بال و پر تو ہونے دے

یقین ہے آسرے گا دریا رحمت جوش پر اون کا
گلوی عاشق ابرو تہ خنجر تو ہونے دے

مزا آجائیگا ممتاز تجھکو درد الفت کا
شہ کونین کے تو عشق کو رہبر تو ہونے دے

در دولت پہ جو کوئی بصد امید آتا ہے
وہ دم مین بادشہ عالم مراد اپنی کو پاتا ہے

جمال عالم آرا سے مشرف کیجیے مجھ کو
دل مضطر میرا حضرت ابھی تسکین پاتا ہے

نہ بیہوشی میری کم ہو کبھی پھر ہوشیاری سے
جو وہ فرمائین آنے دو میرا دیوانہ آتا ہے

تمہارے روی رنگین کی جو دیکھی اک ذرا جھلکے
خوشی سے گل نہیں اب اپنی جامہ مین سماتا ہے

نہ ہو ہجر محمد مین تو نالان اے دل محزون
کہ غم دیدیگے تجھکو حقتعالے آزماتا ہے

مدد کا وقت ہے یا سرور عالم دوہائی ہے
کہ شور صور اب مجھ خفتہ طالع کو جگاتا ہے

تصور چشم احمد کا نہیں جاتا کبھی دل سے
میری آنکھوں سے ہر پل اک نیا دریا بہاتا ہے

بلا لو ہند سے یثرب مین مجھکو سرورِ عالم / دلِ بیتاب قابو سے مرا اب نکلا جاتا ہے
مدینہ کو صبا گر ہو ترا جانا تو یہ کہنا / ترے ہاتھون ترا جانباز اپنی جان جاتا ہے
بدولت نعت گوئی کے ہوا مشہور مین شاعر / اگر سچ پوچھیے مجھکو نہ کچھ آتا جاتا ہے

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ
کہ عشقِ احمدی ممتاز خالق سے ملاتا ہے

برتر ہے عرش سے کہین ایوانِ مصطفیٰ / کیا سمجھے کوئی غیر خدا شانِ مصطفیٰ
حکم خدائے پاک ہے فرمانِ مصطفیٰ / کیون کر نہ جان و دل ہون قربانِ مصطفیٰ
قندیل عرشِ پاک ہے یا برق کوہ طور / روشن ہے یا کہ شمع شبستانِ مصطفیٰ
تجھسے یہ التجا ہے خدایا کہ حشر مین / سر پر ہو میرے سایۂ دامانِ مصطفیٰ
پیغمبر خدا ہین وہ اسمین نہین خلاف / مرتد ہے مانی جو کہ نہ فرمانِ مصطفیٰ
مخلوق اون کا وصف کرے کیا زبان سے / خالق ہی جبکہ خود ہو ثناخوانِ مصطفیٰ
امت تو تیری خلد مین داخل کرونگا مین / خالق سے ہو گیا ہے یہ پیمانِ مصطفیٰ
احسان سر پہ لینگے نہ مخلوق کا کبھی / ہم ہین رہینِ منت و احسانِ مصطفیٰ

ممتاز ہو جو پیشِ خدا کچھ عجب نہین
ممتاز تو ہے دل سے ثناخوانِ مصطفیٰ

حبذا ای مسلمین پیغمبر تو اب آنے کو ہے / کافرون پر اب معاذ اللہ عذاب آنیکو ہے
خانۂ دل مین وہ اب عالیجناب آنیکو ہے / رحمت اللہ جس کی ہمرکاب آنے کو ہے
موجد ایجاد تکوین باعث کون و مکان / فخر عالم شافع روز حساب آنیکو ہے
ابر مین خورشید ہونکو سے پنہان تا بیقین / رخ پہ اب وہ گیسوے پر پیچ و تاب آنیکو ہے
عاصیان امتِ حضرت نہ گھبراؤ ذرا / رحمت خلاق عالم بیحساب آنے کو ہے
منھ چھپانا طالب دیدار سے اچھا نہین / المدد ای فخر موسے اضطراب آنیکو ہے

ناسخ ادا این جو ہو گا کہتے تہے حضرت سچ
تو تی دل مین وہ نبی لاجواب آنیکو ہے

سایۂ دامان حضرت مین جگہہ مجہکو ملے
اب سوا نیزہ پہ یارب آفتاب آنیکو ہے

سنکے نعت احمد مرسل کا شہرہ اندنون
محفل ممتاز مین ہر شیخ وشاب آنیکو ہے

زیارت ہو جو مجہہ کو مصطفے کی
تو پہر پروا نہین کچہہ دوسرا کی

ملے اکسیر گر اوس خاک پا کی
تو کیا حاجت ہو ہم کو کیمیا کی

مدینہ اب تلک پہونچے نہین ہم
شکایت کیا ہو بخت نارسا کی

تمہارے کشتۂ ہجران پہ شاہا
صدا آئی عدم سے مرحبا کی

خدا کا حکم ہے جاؤ مدینہ
یہ کچہہ تاثیر ہے میری دعا کی

سحر کے وقت اوٹہکر گریہ کرنا
یہ کنجی ہے حصول مدعا کی

یہ ہی ہر دم دعا ممتاز خوش ہے
رہے دل مین محبت مصطفے کی

جو دیکہی طلعت اوس نازک ادا کی
نظر آئی مجہے قدرت خدا کی

بنے کسطرح مجہہ سے فتنہ زا کی
وہ خوگر ظلم کا یہان خو وفا کی

فلک مین یہہ کہان اندا گردش
روش سیکہی ہے چشم سرمہ سا کی

پہنسا دل عشق مین اوس بیوفا کے
محبت کی عوض جس نے جفا کی

ہوا دل آئینہ رو کا نہ کچہہ صاف
کدورت ہر گہڑی مجہہ سے بڑہا کی

جلایا کشتون کو آواز پا سے
عجائب چال ہے اوس فتنہ زا کی

پشیمان ہم ہو کے دل دیکے ممتاز
نہ اوس بیمہر نے ہمسے وفا کی

رکا پاس ہمیرے وہ یار آتے آتے
رہا دل کو میرے قرار آتی آتے

رقیبون کے اغوا سے بہی رکگیا ہے
ہمارا اوس سے اعتبار آتے آتے

بگڑتی ہے بن بن کے اسید میری
ہوا کیا تجہے ای نگار آتے آتے

خزان مین جو یہ حال ہی بلبلون کا
خدا جانے کیا ہو بہار آتی آتی

ہوئی تہی تر و تازگی نخل دل کو
ہوا خشک پہر برگ و بار آتے آتے

تمنا سے مقدم مین ہو ان سے گریفتین
رکا کیون وہ سو سے شکار آتے آتے

ہوا خاک ممتاز مسب لطف گلشن
نہ آیا جو وہ گلعذار آتے آتے

حال پر میرے یہ شفقت آپکی کا ہے کو تہی
جو عنایت آج ہے ایسی کبہی کا ہے کو تہی

روئے انور سے تیری دونون نے پایا ہی فروغ
آفتاب و ماہ مین یہہ روشنی کا ہے کو تہی

لو لگا کر روئے روشن سے ہوی ہی بار یہ
شمع کی اوس بزم مین پروانگی کا ہے کو تہی

پا گئے ہم یہہ سراسر ہے صبا تیری خطا
زلف مشکین رخ پہ وہ بکہری ہوی کا ہیکو تہی

دل لگے جاتی ہی گئی صبر و قرار و عقل و ہوش
جب یہ ہمدم ساتہہ تہا تو بیخودی کا ہیکو تہی

عاجزی پر میرے آخر رحم اون کو آگیا
عین دم مان تہا میری درماندگی کا ہے کو تہی

دیدۂ باطن سے گوش دل سے ہی ممتاز نے
جو صفت احمد مین ہے دیکہی سنی کا ہیکو تہی

روئے انور خواب مین دکہلا گئے
طالب دیدار کو تڑپا گئے

آئے تہے مشتاق ہوکر ہم یہان
آرزومند رخ زیبا گئے

دیکہکر رخسار روشن آپ کا
مہر و مہ افلاک پر شرما گئے

وصف حق بندون سے ممکن ہی نہین
جبکہ لا احصی نبی فرما گئے

ہجر احمد مین ہو جب نعرہ زن
چرخ میری آہ سے تہرا گئے

المدد اے دستگیر بیکسان
صدمۂ دوری سے دل گہبرا گئے

فخر عالم ہوگئے ممتاز و ہ ہ
عشق میں جو دہر سے رسوا ہوگئے

مجہے تو اے ساقیِ محبت شراب کیسی پلا رہا ہے
کہ جس کا نشہ جنون مین مجہہ کو عجب بہارین دکہا رہا ہے

سر دبستان عشق مین اب سبق ہو والشمس و الضحیٰ کا
خیال روے محمد مجہکو صفت اپنا پڑہا رہا ہے

پری ہو شیشہ مین بند جیسی یا کہ مینا مین مے بہری ہو
اسیطرح سے خیال حضرت ہمارے دل مین سما رہا ہے

شرر نے میرے فلک پہ جا کر شہاب ثاقب بنا بنا کر
ہزار ہا انجم درخشان بنا دیے اور بنا رہا ہے

یہ عشق کس کا ہوا ہے مجہکو کہ میرے ہر ایک داغ دل کو
مثال خورشید و ماہ تابان بنا دیے اور بنا رہا ہے

کہین آب و رنگ لالہ مین نگہت بدین جان او قمر مین جلوہ
بصورت مختلف وہ جانان ہر ایک شی مین سما رہا ہے

نگاہ ان کو دیکہا تو وجد مین ہین ہر ایک شمشاد جہومتا ہے
صبا کا مطرب عجب طرح سے خدا کی توحید گا رہا ہے

یہ عشق محبوب کبریائی لیے پہرے ہی مجہے ہر ایک جا
کہ روح سنکر بہت دنون سے میرے بدن مین نہین سما رہا ہے

میری تمنا ہی یہہ خدا سے مدینے لیجائے جلد یا نبی
نہین ہے ممتاز اب سہارا فراق حضرت ستا رہا ہے

نبی کے ہجر مین آنسو بہائے جس کا جی چاہے
یہی تو دولت عقبیٰ ہے پائے جسکا جی چاہے

غم دارین جاتا ہے محمد لب پہ لانے سے
زمانے گر کوئی تو آزمائے جسکا جی چاہے

مطیع حکم احمد ہو کے کہاؤ میوے جنت کے
یہ خوان نعمت نعما ہے کہائے جسکا جی چاہے

بہ عشق احمد مرسل یہان بیہوش سا رہتے ہین
رولائے جسکا جی چاہے ہنسائے جسکا جی چاہے

یہی ہین شافع محشر یہی ہین ساقی کوثر
حضور خسرو عالم گر آئے جسکا جی چاہے

خزانہ ہین لٹاتا ہون محمد کی محبت مین
غزل کیا ہے کہ موتی ہین اوٹہائے جسکا جی چاہے

رہا کرتا ہے ورد لب میرے ممتاز یہ ہر دم
کہ دین احمدی برحق ہے آئے جسکا جی چاہے

سبکی نظر ہے جانب کوثر لگی ہوئی
اور دل کو میرے یاد پیمبر لگی ہوئی

مشتاق ہون جمال رسول اللہ کا
یون چشم انتظار ہے در در لگی ہوئی

اے شاہ عالمین ہو کرم کی نگاہ اب
امید ہے یہی تیرے در پر لگی ہوئی

مانو مین تیری بات کو کسطرح ناصحا
دل کو ہے قید زلف معنبر لگی ہوئی

جلجائے کیون نہ رخت خرد سر بسر بہلا
ہے آتش محبت دل پر لگی ہوئی

سایہ کرے گا سر پہ لوائے محمدی
جس دم کہ ہوگی گرمی محشر لگی ہوئی

ایمان جسکی دل مین ہے ممتاز ہو وہی
کافر کی دیکھ مہر ہے دل پر لگی ہوئی

گاہ وہ رخ سے نقاب اپنی اوٹہاتے جاتے
ماہ تابان کو ندامت سے چھپاتے جاتے

تشنہ کامان محبت نہ پیاسے مرتے
شربت وصل اگر آپ پلاتے جاتے

سیر بھی سبزہ گلشن کی نہ کی تہی مینے
قید ہی کر لیا صیاد نے جاتے جاتے

چہیڑ ہے اوسکو میرے ساتھ کہ بوجہ مجھے
ایک دو روز سنا جاتا ہے آتے جاتے

مردم چشم کی جس طرح پہرا کرتی ہے
خانۂ دل مین وہ ایسے ہین سماتے جاتے

آئے تہے سیر چمن کو تو ادھر بھی آتے
گل کوئی گور غریبان پہ چڑہاتے جاتے

صدمہ ہجر سے حالت ہوئی ہمدم ایسے
ضعف سے گھبر لیا راہ میں جاتے جاتے

کشتۂ تیغ محبت وہیں زندہ ہوتا
مژدۂ وصل اگر آپ سناتے جاتے

خوب ہوتا جو کبھی خواب میں آ کر مہ رو
بخت خوابیدۂ ممتاز جگاتے جاتے

ذکر اغیار یار کرتا ہے
تیر سینہ کے پار کرتا ہے

انکھیں عاشق سے چار کرنے میں
شرم وہ گلعذار کرتا ہے

تیغ ابرو سے وہ بت سفاک
دل کو میرے فگار کرتا ہے

تیرے خنجر سے کیوں گلے ملوں
دل میرا اس کو پیار کرتا ہے

سن لے او بت ذرا خدا کے لیے
عرض جو خاکسار کرتا ہے

زور وحشت سے میرا دست جنوں
جیب کو تار تار کرتا ہے

کر کے غیروں کا تذکرہ مجھ سے
چھیڑ در پردہ یار کرتا ہے

بندہ مدت سے اے صنم تم پر
بخدا جان نثار کرتا ہے

حرمت دختِ رز کا اے واعظ
ذکر کیوں بار بار کرتا ہے

بت پیمان شکن کی باتوں کا
کون اب اعتبار کرتا رہے

آہ و فغاں سے کیوں دل نادان
عشق کو آشکار کرتا ہے

تجھ پر اپنی خوشی سے ہر عاشق
گوہرِ جان نثار کرتا ہے

ان بتوں پر نہ جان دے ممتاز
جبر کیوں اختیار کرتا ہے

بیداد عیاں ہے فتنہ گر کی
ہو خیر الٰہی نامہ بر کی

عنقا کی طرح پتا نہ پایا
کی جستجو گو تیری کمر کی

کیا جانیے کیا جواب لایا
حالت ہے خراب نامہ بر کی

مضطرب ہوں تمام میں ہو جیں
حالت جو لکھوں میں چشم تر کی

یہہ بہی ہمارا جذب دل ہوز
حاجت نہیں کچھہ ہے راہبر کی

پایا نہ مزہ وصال کا کچھہ
فرقت ہی میں عمر سب بسر کی

ہونٹ گزہ وفائے اغیار
اور اوسپہ قسم ہو میرے سر کی

ممتاز ہوا نہ وصل جاناں
رو رو کے فراق میں سحر کی

آب خنجر کی صفائی کیجیے
آہ بہی لب تک نہ آئی دیکہیے

حضرت ناصح خدارا چپ رہو
کیا گہٹا ہے آج چہائی دیکہیے

ہجر میں ایسکے شب فرقت مجہے
موت بہی یارو نہ آئی دیکہیے

منتظر ہیں قتل پر ناحق میرے
اون کے دل میں کیا سمائی دیکہیے

ہار پہولوں کا گراں ہے یار کو
آپ کی نازک ادائی دیکہیے

وصل کی شب بہی رہے وہ دور دور
ہائے قسمت کی برائی دیکہیے

غیر نے ممتاز کہلایا اوسے
تا قیامت اب رسائی دیکہیے

ملا ہے رتبۂ خوبی جو مصطفےٰ کے لیے
نہ انبیا کے لیے تہا نہ اوصیا کے لیے

ذرا بہی پائے تیر اگر اشارۂ ابرو
بنے ہلال گریبان تیری قبا کے لیے

ہماری آہ سے ٹوٹیگا دور جور فلک
کہ انتہا بہی بنے ہر شے کی ابتدا کے لیے

کہاں پری میں یہ شوخی کہ پردہ در سے
ہزار ہا دل ناداں جہلک دکہا کے لیے

صراط عشق پہ ممتاز ہی وہی ثابت
کہ جسنے جا کی قدم سید الورا کے لیے

وہ زیب چہرا اب ہوا چہتا ہے
میرا غنچہ دل کہلا جاتا ہے

ترے آنکھین ہین تیر مژگان سنبھالے — نشانا نامہ دل بنا چاہتا ہے

رخ و زلف کا دھیان آٹھون پہر ہے — کوئی دن مین سودا ہوا چاہتا ہے

لگائی ہے ہاتون مین قاتل نے منہدی — ٹپکیگا پھر اب خون ہوا چاہتا ہے

کہین زعفرانی لباس اوس نے پہنا — میرا زخم دل اب ہنسا چاہتا ہے

جو رک رک کے چلتا ہے گردن پہ خنجر — مگر طول قصہ ہوا چاہتا ہے

بزیر فلک دود ہجران سے میرے — نیا آسمان اب بنا چاہتا ہے

ترے دوش نازک پہ بکھرے ہین گیسو — مجھے درد شانہ ہوا چاہتا ہے

وہ خورشید رو شب کو **ممتاز** نکلا
قمر رشک سے اب چھپا چاہتا ہے

داغون سے تن مین آگ وہ میرے لگا گئے — مجھ بے گنہ کو سرو چراغان بنا گئے

اعجاز تم نہ حضرت عیسے نہ کہا گئے — کشتہ نہ کوئی آپ کا آکر جلا گئے

اعجاز رفتگان عدم کو دکھا گئے — پازیب کی صدا سے وہ مردہ جلا گئے

درپردہ چھیڑ چھاڑ جو منظور تھی اونہین — غیرون سے ہنسکے بزم مین ہم کو رلا گئے

لا ساقیا شراب کہ وقت نشاط ہے — بادل چہار سمت سے گھنگھور چھا گئے

اولٹا ہماری جذبۂ دل نے اثر کیا — وہ بن بلائے غیر کے گھر بار ہا گئے

غیرون کے ساتھ کر گئے سر بزم گرمیان
ممتاز دل کو اور وہ میرے جلا گئے

میرا رشک قمر یار و کہان ہے — کہ جس کے حسن کا مفتون جہان ہے

تمہارا چہرۂ پرنور جانان — ضیائے محفل خستہ دلان ہے

تجاہل عارفانہ یہ گل اندام — میرا داغ جگر تم پر عیان ہے

لکھی ہے اشتیاق دل کی حالت — بری تحریر ہے راز نہان ہے

تیری فرقت مین او شیرین شمائل
تصور ہے مجھے ہر دم کسی کا

زبان پر دمبدم شور و فغان ہے
پری پیکر خدا جانے کہان ہے

عدو کی زندگی ہے سربسر تلخ
تو اے ممتاز وہ شیرین بیان ہے

زبان پر ہے میرے گفتگو ہے کسیکی
بہلایا ہے مجھے آپ حیرت مین لاکر
نہ دنیا کی خواہش نہ عقبیٰ سے مطلب
عدم کو گئے اور ہستی مین آئے

مجھے دمبدم جستجو ہے کسی کی
وہ صورت ہمیشہ روبرو ہے کسی کی
فقط وصل کی آرزو ہے کسی کی
تلاش کمر سو بسو ہے کسی کی

کسی گل کی ممتاز خواہش نہین ہے
بسی مغز مین جب سے بو ہے کسی کی

وہ چھپ جانا کسی کا منہہ دکھا کی
لگا تیر نظر اے ترک بدخو
پہر اترا رہے اپنے ستم گر
کبھی غصہ کبھی شیرین بیانی
نہین کچھہ کام آئے گا دل زار
کیا جب عرض مطلب مینے اپنا

کبھی پردہ اوٹھانا مسکرا کے
ہدف ہین ہم ترے تیر جفا کے
مجھے قاتل نے پہر مارا جلا کے
نئے انداز ہین اس فتنہ زا کے
کروگے کیا تو اس کو جلا کے
تو نیچا کرلیا منہہ مسکرا کے

دعا ممتاز کر کہ روز محشر
مین سایہ مین ہون شاہ دوسرا کے

شرر اوڑتے ہین پہر آہ بتان سے
پہرے بیٹھے ہین غصہ مین جو اس دم
ہمین کیون آنکے بہکاتے ہین رضوان

چلے اے برق ہم تو آشیان سے
خدا جانے وہ آئے ہین کہان سے
اوڑہین کیسے مطلب کو بتان سے

طبیعت اوس ستمگر پہ ہے مائل ... تو غرض کیا ہے تمہین اہل جہان
رہے ہے جب سیر اوٹھو کر سے محروم ... کیون ہو تنگ سنگ بوستان سے
لگی خواہش تہو نکی میری دل سے ... طفیلی سیر و گون مکان سے

بہار آئی ہوئی ممتاز وحشت
خفا ہے دل میرا پھر گلستان سے

دل حسرت زدہ از بس ہمارا یان ترستا ہے ... جو وہ قتال عالم غیر پہ وہان تیغ کستا ہے
عیان لمعان دندان کیون نہو لب سے نگون آتے ... چمکتی بیشتر بجلی ہے جب پانی برستا ہے
ہوئے ہین ایک مدت سے قتیل خنجر ابرو ... ہمارے قتل پر ناحق کمر وہ ترک کستا ہے
خیال زلف جانان رات بھر رہتا ہے یان دلمین ... یہ طائر شب کو آ کر اس شجر پر نور بستا ہے
دکھاو جلوۂ رخسار انور سے مہ تابان ... تمہین سینے دید کو کب سے ہمارا دل ترستا ہے
پتا یہہ ہے مزا کشتۂ تیغ تحمل کا ... کہ مثل شمع بالین پر دم اخر گل دستا ہے

قدم رکھو نہ تم ممتاز راہ عشق مین ہرگز
کہ ہے امر محال اس گذر دشوار رستا ہے

تیری فرقت مین آہ و زاری ہے ... دل کا اک سخت بیقراری ہے
سانپ سا لوٹتا ہے دل پہ میرے ... کاکل زلف کیا سنواری ہے
ہو چکا شور نالۂ بلبل ... سنبھلو صاحب کہ میری باری ہے
ساقیا جام مے عنایت کر ... کچھہ طبیعت کو بیقراری ہے
ہو نزاکت کا کیا بیان اوسکے ... دل غمگین کا ذکر بہاری ہے
تیغ ابرو کا اوس بت کافر ... دل خستہ پہ زخم کاری ہے
ہجر مین تیرے کب بسر ہو گی ... او مسیحا یہہ رات بھاری ہے
جسکو احمد سے کچھہ نہین الفت ... بے گمان کر یقین کہ ناری ہے

کیا ہے ممتاز خطرہ محشر
تو کلام خدا کا قاری ہے

یار حدِ دل ربائی ہو چکے | تجھپہ شیدا ایک خدائی ہو چکی

مجرمِ الفت کہ جب گھبرا گیا | لشکرِ غم کی چڑہائی ہو چکی

محو تجھپر مین ہی کچھہ تنہا نہین | اے صنم ساری خدائی ہو چکی

کر دیا برباد دشتِ خاک کو | پرِ بخنذ کج ادائی ہو چکے

مرغِ دل تڑپا جو دامِ زلف مین | بولا صیاد اب رہائی ہو چکی

گر یہی ہے ضعفِ دل اے ہمنشین | تا قیامت اب رسائی ہو چکی

مت ستا پھر خدا ممتاز کو
بیوفا بس بیوفائی ہو چکی

چلیے اے ممتاز قسمت آزمائی کیجیے | اوس کے سنگِ آستان پر جبہہ سائی کیجیے

ہے نتیجہ وصل کا بیشک تمہاری چھیڑ چھاڑ | صلح ہو جاوے گی دم بھر مین لڑائی کیجیے

طنز سے کچھہ فائدہ شکوی سے کچھہ حاصل حصول | ہے اگر جی مین تو بسم اللہ لڑائی کیجیے

تم جو بگڑوگے بنا لینگے کسیکو ہم نہیے یار | راستہ سیدہا پڑا ہے کج ادائی کیجیے

آئینہ رخ کے مقابل سے اوٹہا لیجے صنم | کم خدا کے واسطے اب خود نمائی کیجیے

گفتگو کا بہی محل ایک دن دلا ہو جائے گا | محفلِ دلدار تک پہلے رسائی کیجیے

دل تو مائل ایک بتِ عیار پر ممتاز ہے
پہر بہلا کیا خاک پہر پارسائی کیجیے

آبِ خنجر کی صفائی دیکھیے | آہ بہی لب تک نہ آئی دیکھیے

حضرتِ ناصح خدارا چپ رہو | کیا گھٹا ہے آج چھائی دیکھیے

ہجر مین اوسکے شبِ فرقت مجھے | موت بہی یارو نہ آئی دیکھیے

مستعد ہین قتل پر ناحق ہیرے
اون کے دل مین کیا سمائی دیکھیے
ہار پہولون کا گران ہے یار کو
آپ کی نازک ادائی دیکھیے
وصل کی شب بہی رہے وہ دور دور
اپنی قسمت کی برائی دیکھیے

ضعفِ دل ممتاز ہے از بس مجھے
تا قیامت اب رسائی دیکھیے

زبان عدو کارگر ہو گئے
ادہر سے نظر جو ادہر ہو گئی
کہون تم سے کیا حال اپنا طبیبو
دوا اور دعا سب بے اثر ہو گئی
کسی کے رخ و زلف کی یاد مین
یہہ عمرِ دو روزہ بسر ہو گئی
کیا راز الفت کو اظہار مینے
خبر جب ہمیری در بدر ہو گئی
شب وصل کچہہ حوصلہ ہی نکلا
لپٹ کر جو سوئے سحر ہو گئی
خدا کی قسم آئینہ ہے گواہ
تمہاری ہی تم کو نظر ہو گئی

جو اوس گل کو ممتاز خط ہمنے بہیجا
نسیم چمن نامہ بر ہو گئے

مژگان سے جو مجہہ پر تیری ناوک فگنی ہے
کیا دل مین یہہ چہلنی ہیرے کی کنی ہے
لب سے تیرے شرمندہ عقیق یمنی ہے
محجوب تیرے دانتون سے دُرِ عدنی ہے
قارون کا خزانہ نہین درہم کے برابر
داغون سے محبت کے وہ دل ہیر اغنی ہے
دریا ہے فلک اسکے مقابل نہین ہرگز
انکہون سے تیرے ہجر مین وہ جوش آبی ہے

جو فرق ہے اسلام مین اور کفر مین ممتاز
عقبیٰ کے مقابل مین وہ دنیا دنی ہے
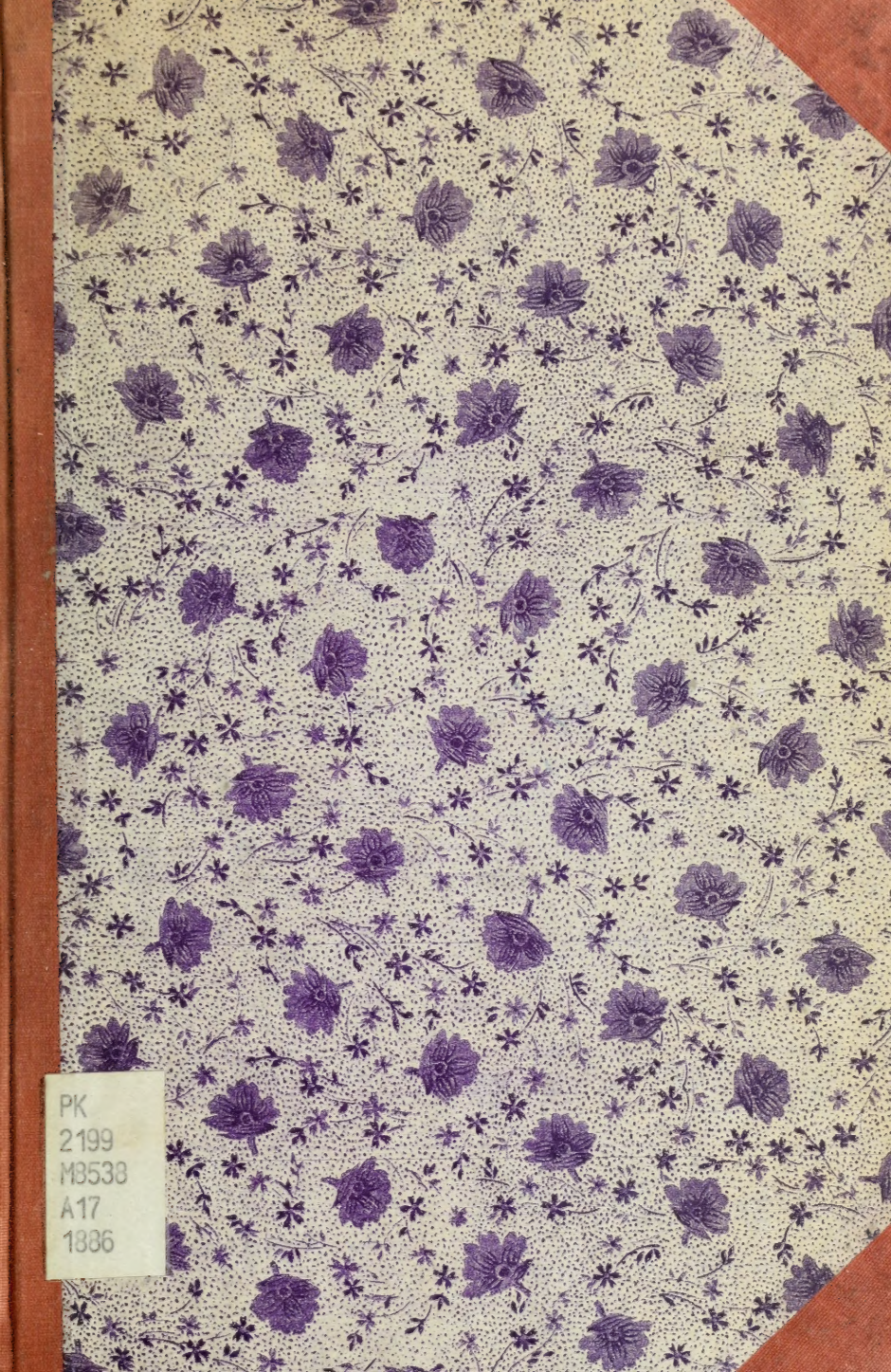
برائے قتل عاشق چشم فتان کا یہ سامان ہے
کٹاری ہے چہری ہے تیغ ہے خنجر ہے پیکان ہے
ہمارا دل جلانے کو تمہاری تابش دندان
شرر ہے صاعقہ ہے شعلہ ہے برق درخشان ہے

مذاق عاشقی پوچھے کوئی میرے دل جان سے
اسی شوق اسیری اور ہوس کو ذوق پیکان ہے

اگرچہ کہہ نہیں سکتا عدو سے اون سے کیا گذری
مگر آنسا تو کہتا ہون پریدہ و خود پشیمان ہے

بخاطر اپنے احبابون کے پڑھتا ہون غزل یہ ہے
کہ سامع اہل جوہر ہین یہہ بزم نکتہ سنجان ہے

مجھے تنہا سمجھکر آپ کیون مفلس سمجھتے ہین
تمہاری نذر کو اب بھی دل و دین جان ایمان ہے

توکل پر ہین ہم قانع نہیں ممتاز کچھ پروا
خدا ہر ایک جا اپنا کفیل و مہربان ہے

نقاب مضطر جہان مین رسوا نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے
یہ چشم گریان دل پریشان نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

مثال مجنون ہین سر پہ صحرا لبان فرہاد سر پہ تیشہ
خیال فرہاد و رشک لیلی نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

یہ دل و دین جان ایمان لیا غم و رنج و یاس و حرمان
ہے رقیبون کے رنج کیا کیا نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

تمہاری محفل مین گرچہ رسوا صنم ہوئے ہم طفیل اعدا
عدو کا اے جان کیا ہے شکوہ نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

کرو عنایت برائے مولے کہ حال ممتاز کیا ہوا ہے
بہ ہجر مضطر خراب و خستہ نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

سلام بہ سید الانام

السلام اے سرور عالی همم
السلام اے خسرو جود و کرم

السلام اے مسند لطف عمیم
السلام اے مظہر خلق عظیم

السلام اے صاحب عالی لقب
السلام اے دافع رنج و تعب

السلام اے محرم اسرار حق　　السلام اے مجمع انوار حق

السلام اے چارہ ساز بیکسان　　السلام اے دردمند بیدلان

السلام اے نیر چرخ ہدا　　السلام اے ماہ برج ہل اتی

السلام اے بادشاہ دوجہان　　السلام اے وارث باغ جنان

السلام اے باعث روح الامین　　السلام اے باعث کون و مکین

السلام اے بینوا را دستگیر　　السلام اے ہادی روشن ضمیر

السلام اے باعث ایجاد کل　　السلام اے باعث ارشاد کل

السلام اے مونس و غمخوار ما　　السلام اے دلبر و دلدار ما

السلام اے ذات تو بیکس نواز　　السلام اے دردمند و چارہ ساز

السلام اے بلبل گلزار حسن　　السلام اے رونق بازار حسن

السلام اے جان جانان السلام　　السلام اے ماہ تابان السلام

السلام اے فخر موسی السلام　　السلام اے فخر عیسی السلام

السلام اے فخر آدم السلام　　السلام اے شاہ عالم السلام

السلام اے ماہ رفعت السلام　　السلام اے ماہ شوکت السلام

السلام اے نبع پرور السلام　　السلام اے مہر انور السلام

السلام اے شافع روز حساب　　ہو عنایت کی نظر مجہپر شتاب

اے انیس و محرم خلوت سرا　　آپ ہین سرتاج جمیل انبیا

عین ایمان ہے محبت آپ کی　　دولت کونین الفت آپ کی

السلام اے مصطفائی کبریا　　ملتجی ممتاز ہے صبح و مسا

فرط بیتابی سے ہی حالت زبون　　اب کسی ساعت نہین دل کو سکون

صدمۂ فرقت سے دل گہبرا گیا　　صدقۂ حسنین مجہکو لو بلا